"گھاس کی پتیاں" (Leaves Of Grass) والٹ وٹمن کی ان نظموں کا مجموعہ ہے جن کا شمار عالمی ادب کے شاہکاروں میں ہوتا ہے - اس کے مشمولات کے موضوع اخلاق ، معاشری اور سیاسی مسائل ہیں اور حب وطن، انسان دوستی، خلوص راستی، مصنوعی معاشرتی قیود کے خلاف جہاد، مظاہر فطرت سے شغف، عظمت انسان پر ایمان اور آزادی سے محبت ان کی نمایاں خصوصیات ہیں - والٹ وٹمن کی حب آزادی خاص طور پر قابل تعریف ہے۔ اس کے نزدیک شعر میں وزن بحر، قافیے وغیرہ کی پابندی بھی ایک قسم کی قید تھی جو پر خلوص اظہار اور براہ راست ابلاغ کے لئے رکاوٹ تھی - اس نے ان بندشوں کو توڑ پھینکا اور اپنے شعر میں رسمی عروض کو نظر انداز کر دیا - یہی وجہ ہے کہ اس کی نظم اگرچہ بظاہر نثر سے بہت مشابہ ہے لیکن حقیقت میں بلند پایہ شعریت کی حامل ہے - شعر کیا ہے مولانا حالی فرماتے ہیں - "جو خیال ایک غیر معمولی اور نرالے طور پر لفظوں کے ذریعے سے اس لئے ادا کیا جائے کہ سامع کا دل اسکو سن کر خوش یا متاثر ہو وہ شعر ہے"- وٹمن کی یہ کتاب اس قسم کی شاعری کا نمونہ ہے اور اس کا ترجمہ پاکستان کے ایک مشہور شاعر اور ادیب نے اس اُصول کو مد نظر رکھ کر کیا ہے - اگرچہ یہ بہت مشکل کام تھا لیکن فاضل مترجم نے اس مشکل پر بطریق احسن غالب آ کر شاعر کے خیالات کو نہایت سلیس اور دلاویز اردو شاعری کے قالب میں ڈھالا ہے۔

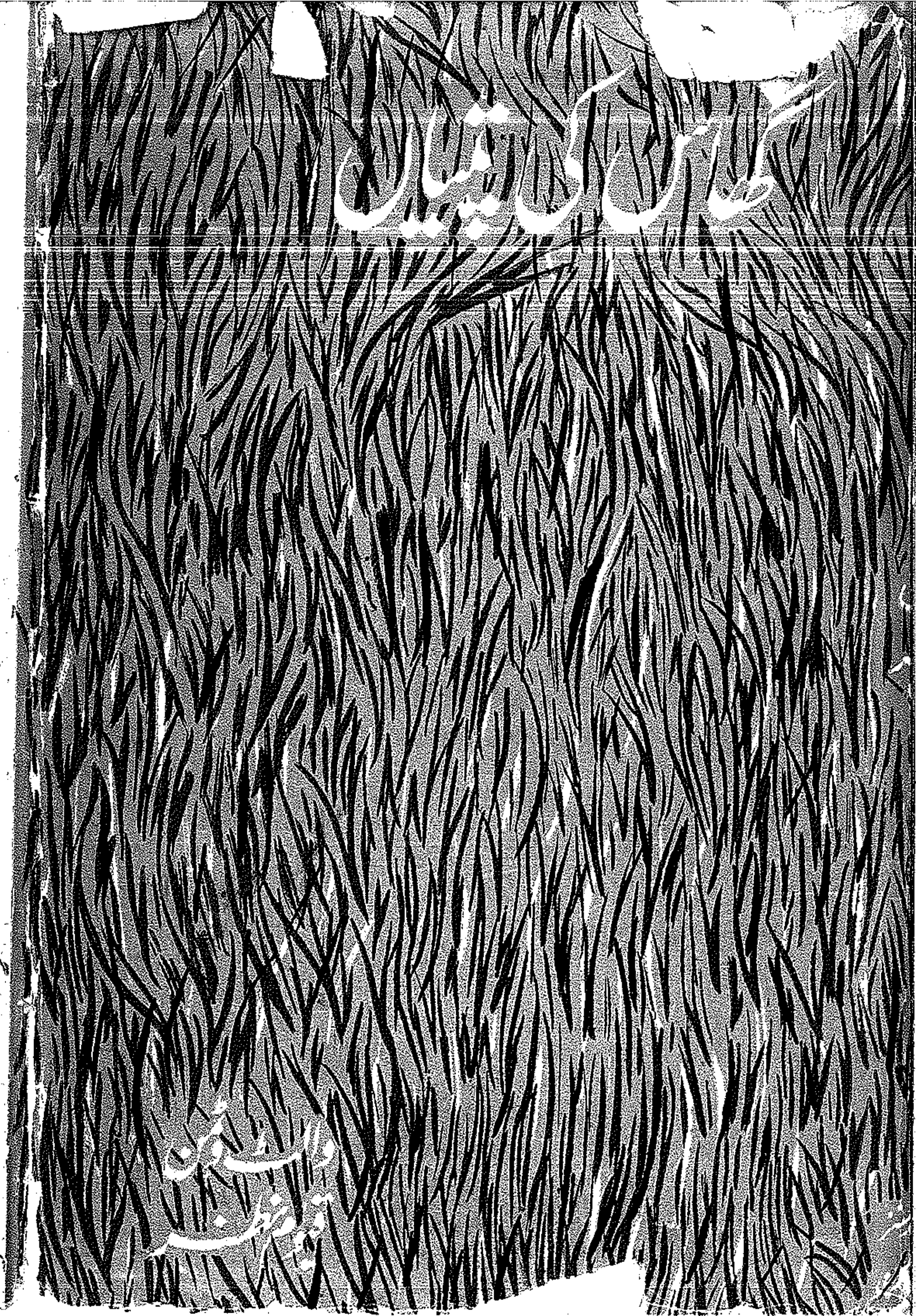

والٹ وٹمن ( ۱۸۱۹ ع — ۱۸۹۲ ع ) لانگ آئیلینڈ (نیویارک) میں پیدا ہوا - وہ اپنے والدین کے نو بچوں میں سے دوسرا تھا - اسکا باپ نجار تھا لیکن اس پیشے میں خاص مہارت پیدا کرنے کے باوجود والٹ اس میں کبھی کامیاب نہ ہوا - اسے مطالعے اور سوچ بچار سے دلچسپی تھی مگر مشکل یہ تھی کہ اس نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کی تھی - وہ صرف پانچ چھ سال تک مدرسے میں پڑھ سکا تھا - گیارہ برس کی عمر میں اس نے ایک دفتر میں چپڑاسی کی حیثیت سے ملازمت کر لی - تھوڑے عرصے کے بعد ملازمت چھوڑ کر طباعت کا کام سیکھنا شروع کر دیا - اس کے بعد بیس برس تک وہ باری باری طابع اور صحافی کا کام کرتا رہا لیکن زیادہ کامیابی حاصل نہ ہوئی - چنانچہ وہ صحافتی زندگی کو چھوڑ کر پھر اپنے والد کے ساتھ نجاری کے کام میں مشغول ہو گیا - مگر اس کام سے اسکی طبیعت کو لگاؤ نہ ہو سکا - اس کے سر میں ایک اور ہی سودا تھا اور وہ سودا نظمیں کہنا اور انکا مجموعہ شائع کرنا تھا - چنانچہ آخر کار وہ اس مقصد میں کامیاب رہا -


نئی معیاری تنقیدی کتاب

تحقیق کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر عندلیب شادانی صدر شعبہ اردو و فارسی ڈھاکہ یونیورسٹی

تحقیق تنقید کے لئے خام مواد مہیا کرتی ہے لیکن ڈاکٹر عندلیب شادانی ان محققوں میں سے نہیں جو خام مواد مہیا کرنے پر اکتفا کر لیتے ہیں۔

ان کے یہاں تحقیق اور تنقید کا بہترین امتزاج ملتا ہے

گذشتہ ۲۵ سال کے اندر

ان کی تحقیق کاوشیں علم و فن اور شعر و ادب کے کتنے ہی نامعلوم گوشوں اور مروجہ خیالات و نظریات کی کتنی ہی غلط بنیادوں کو منظر عام پر لاتی رہی ہیں۔

"تحقیق کی روشنی میں"

ڈاکٹر عندلیب شادانی کے ایسے مضامین کا مجموعہ ہے جو اردو شعر و ادب کے متعدد قدیم و جدید مباحث پر محققانہ تفتیش و تفکر کے نتائج ہیں۔ ان مضامین میں پروفیسر صاحب کی وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں جن کے لیے وہ ہمیشہ مشہور رہے ہیں۔

ہر مضمون نہایت جامع، مدلل، دلچسپ، معلومات افزا اور بصیرت افروز ہے

لکھنے والے کا ماہرانہ عبور اور ناقدانہ شعور ہر جگہ ایک دوسرے سے تعاون کرتا نظر آتا ہے۔ موضوعات کے تنوع اور انداز نظر کی تازگی کے علاوہ یہ مضامین اس لحاظ سے بھی خصوصی توجہ کے مستحق ہیں کہ ان میں اس انداز بیان سے کام لیا گیا ہے جسے تحقیق و تنقید کے لیے ایک مثالی انداز بیان کہا جا سکتا ہے۔

آرائش و زیبائش سے معرا مگر ادبیت سے معمور

سخن آرائی و فقرہ بازی سے خالی مگر خشکی و بے کیفی سے دور

خیالات کے ابلاغ میں صاف و شفاف اور مسائل کی تنقیح میں مدلل و مسکت

طباعت خوبصورت اردو ٹائپ میں۔ کاغذ و جلد عمدہ مجلد ۱۵/ روپے

شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز - لاہور۔ پشاور۔ حیدرآباد۔ کراچی

# گھاس کی پتیاں

This is an Urdu translation of poems selected from Walt Whitman's LEAVES OF GRASS, first published in the United States of America in 1855.

Printed in Pakistan

سلسلہ مطبوعات نمبر ٣٤٧

| | |
|---|---|
| طبع اول | ١٩٦٣ع |
| تعداد | ایک هزار پانچ سو |
| طابع | شیخ نیاز احمد |
| مطبع | علمی پرنٹنگ پریس لاهور |

قیمت فی جلد [redacted] روپے

15/-

ناشرین

شیخ غلام علی اینڈ سنز ، کشمیری بازار لاهور

به اشتراک

مؤسسۂ مطبوعات فرینکلن لاهور——نیو یارک

# حرف آغاز

## از پروفیسر عبد الواحد

والٹ وٹمن کو کئی چیزوں سے والہانہ محبت تھی -

اسے اپنے وطن سے محبت تھی اور هر اس مرد اور عورت سے جس نے اس وطن کو وہ رتبہ دیا جو اسے حاصل تھا - اسے فطرت ، راستی اور خلوص سے محبت تھی اس کا ایمان تھا کہ انسان میں بہتر دنیا تخلیق کرنے کی صلاحیت ہے اور اسے یقین تھا کہ جمہوریت کا مستقبل درخشاں ہے -

سب سے زیادہ اسے آذادی سے محبت تھی -

لیکن وہ محض اصول پرست هی نہ تھا - اس نے امریکا کی خانہ جنگی (١٨٦١ع -١٨٦٥ع) میں خطرناک حالات میں زخمیوں کی مرحم پٹی کی - اس نے مکروہ معاشرتی اور جنسی قدغنوں کے خلاف بغاوت کی اور اس نے ثقہ معاشرے کے اعلیٰ الرغم اپنے پرجوش عقائد کا اظہار اپنی شعری سوانح عمری ''گھاس کی پتیاں'' میں کیا -

متحدہ جمہوری معاشرے کا جو منظر وٹمن کی چشم بصیرت نے دیکھا تھا وہ آج کل کی کثیف اور مکدر فضا میں روشن مینار کی طرح چمک رہا ہے اور ''گھاس کی پتیاں'' کا پیغام همیں پہلے سے بھی زیادہ بلند آہنگ اور پرمسرت نغمے سنا رہا ہے -

والٹ وٹمن (١٨١٩ع—١٨٩٢ع) لانگ آئیلینڈ (نیویارک) میں پیدا هوا - وہ نو بچوں میں دوسرا تھا - اس کا باپ نجار تھا لیکن اس پیشے میں خاصی مہارت پیدا کرنے کے باوجود وہ کبھی کامیاب نہ هوا - اسے مطالعے اور تفکر سے دلچسپی تھی مگر

اس نے کوئی رسمی تعلیم حاصل نہ کی تھی اور اس کی بیوی تقریباً ناخواندہ تھی ۔ والٹ باقاعدہ سکول میں پانچ یا چھ سال پڑھا اور اس نے بالکل تھوڑی رسمی تعلیم پائی ۔ چونکہ اس کے والد کے لیے اپنے بڑے کنبے کی پرورش کرنا بہت مشکل تھا اس لیے والٹ نے گیارہ برس کی عمر میں ایک دفتر میں چپراسی کی حیثیت سے ملازمت کر لی ۔ بارہ برس کی عمر میں اس نے سکول ترک کیا اور طباعت کا کام سیکھنا شروع کر دیا ۔ اس کے بعد بیس برس تک وہ باری باری طابع اور صحافی کا کام کرتا رہا بجز دو برس کی مدت کے جس میں اس نے لانگ آئیلینڈ کے مختلف سکولوں میں مدرسی کی ۔ اس دوران میں اس نے کئی مقبول رسالوں میں مضمون لکھے اور نیویارک کے کئی رسالوں اور اخباروں کا مدیر رہا ۔ ان رسالوں کے لیے جو افسانے اور نظمیں اس نے لکھیں وہ رواجی اور احساسی تھیں اور امتیازی خصوصیات سے عاری ، لیکن اس کی صحافتی تحریریں بہتر معیار کی تھیں ۔ تاہم وہ بحیثیت ایڈیٹر کامیاب نہ ہوا کیونکہ ان دنوں تقریباً تمام اخباروں کا رویہ شدت سے طرف دارانہ تھا اور اس کے مساوات کے متعلق عقاید لوگوں کو پسند نہ آئے ۔ چنانچہ اس نے صحافتی زندگی کو خیرباد کہی اور اپنے والد کے ساتھ معماری کے کام میں شامل ہوگیا ۔ اس میں اس نے بڑی محنت کی اور کامیاب بھی ہوا ۔ اگر وہ اس پیشے کو جاری رکھتا تو یقیناً بڑی دولت پیدا کر لیتا لیکن اب اس کے سر میں ایک اور ہی سودا سما چکا تھا ۔

یہ سودا نظمیں کہنا اور ان کا مجموعہ شائع کرنا تھا جس کا نام اس نے شروع ہی سے ''گھاس کی پتیاں'' تجویز کر رکھا تھا امریکا کے مصنفین اور ادب دوست طبقے مدت سے ایسے ادب کا مطالبہ کر رہے تھے جو امریکا کے قدرتی وسائل ، اس کی طویل و



عریض سر زمین اور اس کے سیاسی عقائد کا آئینہ دار ہو ۔ اس قومی تقاضے نے وٹمن کے تخیل میں ہیجان پیدا کیا ۔ وہ خود ایسے اسلاف کا خلف تھا جو پشتوں سے امریکا میں دھاتی زندگی بسر کرتے چلے آئے تھے ۔ اس کے اپنے ساتھی عام طور پر مستری ، ملاح ، کوچوان اور ناتراشیدہ ، ناخواندہ مزدور تھے ۔ وہ اپنی نوخیز قوم کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ پر ناز کرنے میں ان کا شریک تھا اور اس کا عقیدہ تھا کہ ریاستہائے متحدہ کی روز افزوں مادی ترقی بنی نوع انسان کے لیے باعث برکت ہے ۔

بظاہر وٹمن کے لیے حقیقی شاعر بننے کا کوئی امکان نہ تھا لیکن ظاہری حالات بالعموم فریب دہ ہوتے ہیں ۔ وہ اپنے طور پر ٹھیک وہی تربیت حاصل کرتا رہا تھا جس کی اسے ضرورت تھی ۔ سست حرکات ، بے ڈھب لباس اور ملاحوں اور کوچوانوں کی رفاقت کے باوجود وہ اپنی ذہنی اور جمالیاتی حسیت کی التزام سے پرورش کرتا رہا تھا ۔ وہ بچپن سے ناٹک کا مشتاق تھا ۔ اس نے مصوروں اور مجسمہ سازوں سے گہرے روابط پیدا کر رکھے تھے ۔ وہ نیویارک کے کتب خانوں میں گھنٹوں پڑھا کرتا تھا ۔ اس نے فلکیات پر لکچر سنے جن سے اسے زمان و مکان کے نئے تصورات حاصل ہوئے اور کائنات میں انسان کے مقام کا احساس ہوا ۔ گو اس نے رسمی تعلیم بہت کم پائی لیکن وہ کتابیں پڑھنے کا شائق تھا اور اس کا مطالعہ وسیع تھا ۔

لیکن کوئی شخص وسیع تجربے یا متعدد کتابیں پڑھ لینے سے حقیقی شاعر نہیں بن جاتا ۔ حقیقی شاعر وہ ہے جو شاعرانہ مزاج اور حسیت کا مالک ہو اور جسے اظہار کا ملکہ ودیعت ہوا ہو ۔ اس ودیعت کا معروضی تجزیہ ممکن نہیں مگر وٹمن کی نظموں سے اس کی لامسہ ، سامعہ ، باصرہ اور شامہ حسوں کی حدت عیاں ہے

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اسے زبان پر حیرت انگیز قدرت حاصل ہے۔

شاعر کے دل میں شعر کی تخلیق کس طرح ہوتی ہے؟ یہ عمل ابھی تک نفسیات دانوں کی سمجھ میں آیا ہے نہ ادبی نقادوں کی۔ مگر اس کا آغاز بالعموم عمیق، جذباتی ہیجان ہے جو غالباً تحت شعور کی سطح پر رونما ہوتا ہے۔ اس ہیجان سے شاعر کے شعور میں نہ صرف جذباتی لہریں بلکہ لفظی تصویریں ابھر آتی ہیں۔ اب اگر وہ اپنا شعر اس وقت کہتا ہے جب وہ اس ہیجان کے زیر اثر ہے تو جمالیاتی ہیئت پر اس کی گرفت ڈھیلی رہے گی۔ وٹمن کی شاعری کو اس نظریے کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں معائب کے مقابلے میں محاسن بہت زیادہ ہیں۔ وہ بڑا ذکی الحس ہے اور جب وہ کسی شدید جذبے سے بر انگیختہ ہو کر اسی وقت اپنے تاثرات قلمبند کر دیتا ہے تو اس کا اظہار ناہموار اور کہیں کہیں مبہم ہوجاتا ہے۔ مگر جب وہ اظہار سے پہلے جذباتی تاثر کو اپنی شخصیت میں جاری و ساری ہونے کا موقع دیتا ہے، جو اس کا عام دستور ہے، تو اس کا شعر متوازن، فکر مدلل اور اظہار موثر ہوتا ہے۔

"گھاس کی پتیاں" کا شمار عالمی ادب کے شاہکاروں میں ہے۔ اس کے مشمولات کے موضوع اخلاق، معاشرتی اور سیاسی مسائل ہیں اور ان کی نمایاں خصوصیات حب وطن، انسان دوستی، خلوص، راستی، مصنوعی معاشرتی قیود کے خلاف جہاد، مظاہر فطرت سے شغف، عظمت انسان پر ایمان اور آزادی کی محبت ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ گاہے گاہے وٹمن کی تعلی اور انانیت اور اس کا اکھڑپن بھی نمودار ہو جاتا ہے لیکن یہ خامیاں اتنی کم ہیں کہ ان کی موجودگی سے خوبیاں اور بھی اجاگر ہو جاتی ہیں۔

وٹمن کی حب آزادی کا ایک مظہر خاص طور پر قابل ذکر



ہے۔ اس کے نزدیک شعر میں وزن، بحر، قافیے وغیرہ کی پابندی بھی ایک قسم کی قید تھی جو پر خلوص اور راست اظہار کی راہ میں رکاوٹ تھی۔ اس نے ان بندشوں کو توڑ پھینکا اور اپنے شعر میں رسمی عروض کو نظر انداز کر دیا۔ چنانچہ اس کی شاعری صورت میں نثر سے مشابہ ہے لیکن حقیقت میں بلند پایہ شعریت کی حامل ہے۔ شعر کیا ہے؟ اس سوال کا جواب بہت مشکل ہے۔ حالی نے اپنے "مقدمۂ شعر و شاعری" میں ایک محقق کا قول نقل کیا ہے، اور وہ خود اس سے متفق ہیں، کہ "جو خیال ایک غیر معمولی اور نرالے طور پر لفظوں کے ذریعے سے اس لیے ادا کیا جائے کہ سامع کا دل اس کو سن کر خوش یا متاثر ہو وہ شعر ہے خواہ نظم میں ہو اور خواہ نثر میں۔" حالی خود واضح الفاظ میں کہتے ہیں کہ "قافیہ بھی ہمارے ہاں شعر کے لیے ایسا ہی ضروری سمجھا گیا ہے جیسے کہ وزن مگر درحقیقت وہ بھی نظم ہی کے لیے ضروری ہے نہ شعر کے لیے۔" اگر وٹمن کے کلام کو اس معیار پر پرکھا جائے تو وہ بلا شبہ بلند پایہ شعریت کا حامل ہے۔

وٹمن کی منتخب نظموں کا اردو میں ترجمہ کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ اول اردو جاننے والوں کو کسی غیر زبان کے ادبی شاہکار سے روشناس کرانا بذات خود ایک مستحسن اقدام ہے۔ دوم وٹمن مقصدی شاعر ہے اور اس کے پیغام میں اتنی آفاقیت ہے کہ اس سے ہر شخص، خواہ وہ کسی قوم کا فرد ہو، مستفید ہوسکتا ہے۔ وٹمن نے اپنی نظمیں تاریخ امریکا کے ایسے دور میں کہیں جب امریکی قوم اپنے ارتقا کی ابتدائی منزلیں طے کر رہی تھی۔ وہ نہ صرف بیرونی طاقتوں سے نبرد آزما تھی بلکہ اسے اندرونی خلفشار کا بھی سامنا

تھا جس نے بالآخر شدید خانہ جنگی کی صورت اختیار کرلی - کم و بیش یہی حال ہماری پاکستانی قوم کا ہے - چنانچہ ہم وٹمن کے کلام سے حب وطن ، عزت نفس ، آزادی کی دھن ، ہمدردی ، مساوات ، خلوص ، وغیرہ کا سبق حاصل کر سکتے ہیں -

وٹمن کا ترجمہ ، اُردو یا کسی اور زبان میں ، بہت مشکل ہے - کسی اعلیٰ ادبی پارے کا ترجمہ ویسے ہی دشوار ہوتا ہے لیکن جب وہ شعر ہو تو منزل مقصود اور بھی کٹھن ہو جاتی ہے - اس پر مستزاد یہ کہ وٹمن خود انگریزی زبان کو غیر رسمی طور پر استعمال کرتا ہے - وہ نہ صرف انوکھی اور نرالی ترکیبوں سے کام لیتا ہے بلکہ نئے الفاظ وضع کرنے یا مروجہ الفاظ میں نئے معنی داخل کرنے سے بھی نہیں چوکتا - پیش نظر ترجمے میں بھی قاری کوکئی غیر معمولی اور نامانوس ترکیبیں ملیں گی - اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مترجم کے ذہن پر اصل کلام کی روح کس حد تک حاوی ہوچکی ہے -

وٹمن کا کلام غیر عروضی ہے لیکن اس کی منتخب نظموں کا اردو ترجمہ مروجہ بحروں میں کیا گیا ہے - اس کی کیا وجہ ہے ؟ معلوم ہوتا ہے کہ مترجم کے نزدیک اردو میں ایسا کلام مرتب کرنا جو بیک وقت غیر عروضی بھی ہو اور شعریت کا حامل بھی محال ہے - جہاں تک ادبی شواہد اور موجودہ تصانیف کا تعلق ہے یہ ہے بھی بڑی حد تک درست - لیکن کسی زبان کی صلاحیتوں کا اندازہ صرف اس کی متداول تحریروں سے کرنا بے انصافی ہے - اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ اردو میں گونا گوں شعری جذبات کے اظہار کی پوری اہلیت ہے - رہا یہ سوال کہ یہ اظہار صرف عروض کی حدود ہی میں ہوسکتا ہے یا ان کے باہر بھی تو یہ عملی قضیہ ہے نظری نہیں - اس بلند مرتبہ ادب کے پیش نظر



جواب تک اردو زبان میں تخلیق ہوچکا ہے اور اس لوچ کے ہوتے ہوئے جو اس میں پایا جاتا ہے یہ بعید از قیاس نہیں کہ کوئی قادرالکلام شاعر اپنے جذبات کا اظہار غیر عروضی زبان میں بھی کامیابی سے کرسکے -

لیکن اس ترجمے کی عروضی صورت پر زور دینا اس سے کسی قدر بے انصافی ہوگی - اول یہ کہ مترجم نے رسمی نظم کی طرح انتخاب کردہ بحروں کی ہمیشہ سختی سے پیروی نہیں کی - بعض مقامات پر ترجمہ بحر سے گر گیا ہے جو بالقصد معلوم ہوتا ہے - مترجم انگریزی شاعری کی روح اردو میں منتقل کرنا چاہتا ہے اور خود انگریزی کی عروضی شاعری میں عروض سے بے تکلفی برتنا شاعروں کا شیوہ ہے - دوم ترجمے میں بحر کی حیثیت اتنی کم اہم رکھی گئی ہے کہ اگر قاری چاہے تو اسے نظر انداز کر سکتا ہے - در حقیقت ارکان بحر پر توجہ دینے سے لطف کلام میں کمی واقع ہونے کا احتمال ہے -

# فہرست


۱- یہ گیت ۳
۲- تجھ سے ۵
۳- اے آنے والے شاعرو ۷
۴- بس بس بہت ہے ۹
۵- میں ہوں شاعر جسم کا ۱۳
۶- میں نے محسوس کیا ہے ۱۷
۷- بل کھاتے ہوئے بحر کے انبوہ سے ۱۹
۸- میں درد میں ہوں مبتلا ۲۱
۹- کبھی میں گزرا تھا ایک بھرپور شہر سے ۲۳
۱۰- اَن روندی راہوں میں ۲۵
۱۱- تیری خاطر جمہوریت ۲۹
۱۲- بعد میں آنے والے وقائع نگارو ۳۱
۱۳- نہ یہ آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے ۳۳
۱۴- ٹپکو قطرو ۳۵
۱۵- اجنبی سے ۳۷
۱۶- اس چاہ کے اور فکر کے لمحے میں ۳۹
۱۷- زمیں اے میری ہم صورت ۴۱
۱۸- خواب میں ۴۳
۱۹- وہ میرا سایہ کہ ہمزاد ہے ۴۵
۲۰- جوانی ، دن ، بڑھاپا اور رات ۴۷
۲۱- آنسو ہی آنسو ۴۹




# CONTENTS


| | | PAGE |
|---|---|---|
| 1. | These Carols | 2 |
| 2. | To You | 4 |
| 3. | Poets to Come | 6 |
| 4. | Enough ! Enough ! Enough | 8 |
| 5. | I Am the Poet of the Body | 12 |
| 6. | I Have Perceiv'd | 16 |
| 7. | Out of the Rolling Ocean the Crowd | 18 |
| 8. | I Am He That Aches With Love | 20 |
| 9. | Once I Pass'd Through a Populous City | 22 |
| 10. | In Paths Untrodden | 24 |
| 11. | For You, O Democracy | 28 |
| 12. | Recorders Ages Hence | 30 |
| 13. | Not Heat Flames Up and Consumes | 32 |
| 14. | Trickle Drops | 34 |
| 15. | To a Stranger | 36 |
| 16. | This Moment Yearinng and Thoughtful | 38 |
| 17. | Earth, My Likeness | 40 |
| 18. | I Dream'd in a Dream | 42 |
| 19. | That Shadow My Likeness | 44 |
| 20. | Youth, Day, Old Age and Night | 46 |
| 21. | Tears | 48 |

| | | |
|---|---|---|
| 22. | After The Sea-Ship | 50 |
| 23. | Gods | 52 |
| 24. | When I Heard the Learn'd Astronomer | 56 |
| 25. | To a President | 58 |
| 26. | I Sit and Look Out | 60 |
| 27. | Beautiful Women | 62 |
| 28. | Hast Never Come to Thee an Hour | 64 |
| 29. | Come Up From the Fields Father. | 66 |
| 30. | Not Youth Pertains to Me | 72 |
| 31. | Look Down Fair Moon | 74 |
| 32. | Adieu to a Soldier | 76 |
| 33. | Hush'd Be the Camps To-day | 78 |
| 34. | Reversals | 80 |
| 35. | The City Dead-House | 82 |
| 36. | You Felons on Trial in Courts | 86 |
| 37. | I was Looking a Long While | 90 |
| 38. | To a Pupil | 92 |
| 39. | What Am I After All | 94 |
| 40. | My Picture-Gallery | 96 |
| 41. | Darest Thou Now O Soul | 98 |
| 42. | Yet, Yet, Ye Downcast Hours | 100 |
| 43. | Quicksand Years | 102 |
| 44. | That Music Always Round Me | 104 |
| 45. | A Noiseless Patient Spider | 106 |
| 46. | The Last Invocation | 108 |





| | | |
|---|---|---|
| ۲۲- | تعاقب میں سفینے کے | ۵۱ |
| ۲۳- | خدا | ۵۳ |
| ۲۴- | جب میں نے سنی | ۵۷ |
| ۲۵- | ایک صدر سے | ۵۹ |
| ۲۶- | میں بیٹھا تکتا ہوں | ۶۱ |
| ۲۷- | خوبصورت عورتیں | ۶۳ |
| ۲۸- | کیا نہ وہ لمحہ کبھی مجھ کو ملا | ۶۵ |
| ۲۹- | اب کھیت سے آؤ بھی ابا | ۶۷ |
| ۳۰- | جوانی سے مجھ کو تعلق ہے کیا | ۷۳ |
| ۳۱- | اے حسیں چاند | ۷۵ |
| ۳۲- | ایک سپاھی کو الوداع | ۷۷ |
| ۳۳- | کمپوں میں آج | ۷۹ |
| ۳۴- | الٹ پھیر | ۸۱ |
| ۳۵- | شہر کا مردہ خانہ | ۸۳ |
| ۳۶- | تم اے گنہگارو عدالت کے کٹھروں میں جو ہو | ۸۷ |
| ۳۷- | ڈھونڈتا پھرتا تھا | ۹۱ |
| ۳۸- | ایک شاگرد سے | ۹۳ |
| ۳۹- | آخر میں کیا ہوں | ۹۵ |
| ۴۰- | میرا تصویر خانہ | ۹۷ |
| ۴۱- | تجھ میں اتنی تاب ہے کیا روح اب | ۹۹ |
| ۴۲- | لیکن تمھیں بھی سرنگوں گھڑیو | ۱۰۱ |
| ۴۳- | اے ریگ رواں وقت | ۱۰۳ |
| ۴۴- | ہمیشہ مرے گرد نغمات کا سلسلہ | ۱۰۵ |
| ۴۵- | اک صابر چپ چاپ سی مکڑی | ۱۰۷ |
| ۴۶- | آخری دعا | ۱۰۹ |

47. Excelsior . . . 110
48, Ah Poverties, Wincings, and Sulky Retreats . . . 114
49. Mediums . . . 116
50. Weave In, My Hardy Life . 118
51. Old War-Dreams . . 120
52. A Clear Midnight . . 122
53. As the Time Draws Nigh . . 124
54. Now Finale to the Shore . . 126
55. The Bravest Soldiers . . 128
56. After the Dazzle of Day . . 130
57. Soon Shall the Winier's Foil Be Here 132
58. Stronger Lessons . . 134
59. Twilight . . . 136
60. Lingering Last Drops . . 138
60. Sounds of the Winter . . 140
62. When the Full-Grown Poet Came . 142
63. Grand Is the Seen . . 144
64. Unseen Buds . . . 146
65. Good-Bye My Fancy . . 148



۴۷- بلندتر - - - - - ۱۱۱
۴۸- آہ اے قلاشیو ، ناکامیو ، - - ۱۱۵
۴۹- واسطے - - - - - ۱۱۷
۵۰- کام کر میری محنت بھری زندگی - - ۱۱۹
۵۱- بیتی جنگ کے خواب - - - ۱۲۱
۵۲- نتھری ہوئی رات - - - ۱۲۳
۵۳- وقت جوں جوں لا رہا ہے - - ۱۲۵
۵۴- اے کنارے الوداع - - - ۱۲۷
۵۵- بہادر ترین سپاہی - - - ۱۲۹
۵۶- جب دن کی چمک مٹ جاتی ہے - - ۱۳۱
۷۵- بہت جلد سرما کو ہوگی شکست - - ۱۳۳
۸۵- قوی تر سبق - - - - ۱۳۵
۹۵- جھٹپٹا - - - - - ۱۳۷
۶۰- آخری قطرے - - - - ۱۳۹
۶۱- زمستاں کی صدائیں - - - ۱۴۱
۶۲- جب کوئی بڑا شاعر - - - ۱۴۳
۶۳- عظیم ہے جس کو آنکھ دیکھے - - ۱۴۵
۶۴- غنچے نادیدہ - - - - ۱۴۷
۵۶- صنم خیال اب الوداع - - - ۱۴۹
۶۶- ضمیمہ - - - - - ۱۵۱

۳

## یہ گیت

یہ گیت جو میں نے زیست کی راھوں کو ھموار بناتے گائے
ھیں اس آنکھوں دیکھی دنیا میں
تکمیل کی خاطر کرتا ھوں ان کو منسوب اَن دیکھی دنیا سے-

2

## THESE CAROLS

These carols sung to cheer my passage through
the world I see,
For completion I dedicate to the invisible World.

۵

## تجھ سے

راستے میں اگر مجھ سے اے اجنبی تو ملے اور چاہے کہ باتیں
کرے ، کیوں نہ پھر مجھ سے تو اپنے دل کی کہے ؟
اور میں بھی نہ کیوں تجھ سے دل کی کہوں ؟

4

## TO YOU

Stranger, if you passing meet me and desire to
speak to me, why should you not speak to
me?
And why should I not speak to you?

۶

## اے آنے والے شاعرو

اے آنے والے شاعرو ، حرف و سخن کے ماهرو ، نغمه گرو ،
خنیا گرو
عظمت سے میری عہد میرا بے خبر
لیکن یه تم—اک نسل نو ، اس خاک سے آٹھی هوئی ،
اعضا کی متناسب ، اروپائی ، گذشته سے زیاده نام ور ،
اٹھو که حجت مجھ کو ٹھہراؤ گے تم -

میں خود که لکھتا هوں مگر اک لفظ یا دو لفظ جو دکھلائیں
مستقبل کی هلکی سی جھلک ،
میں خود که رکھتا هوں قدم اک لمحے کو آگے ، مگر
واپس اندھیرے میں بڑی تیزی سے جانے کے لیے -

میں هوں وه آواره جو پورے طور سے رکتا نہیں ، اک
بے نیازانه نگه سے تم کو تک کر پھیر لیتا هے جبیں ،
اور چھوڑ دیتا هے یه تم پر اس کو جانو ، اس کی حد بندی
کرو ،
اس توقع پر که عظمت پائے گی تم سے نمو -

6

## POETS TO COME

Poets to come! orators, singers, musicians to
come !
Not to-day is to justify me and answer what I
am for,
But you, a new brood, native, athletic, continental, greater than before known,
Arouse ! For you must justify me.

I myself but write one or two indicative words
for the future,
I but advance a moment only to wheel and hurry
back in the darkness.

I am a man who, sauntering along without fully
stopping, turns a casual look upon you and
then averts his face,
Leaving it to you to prove and define it,
Expecting the main things from you.

## ENOUGH ! ENOUGH ! ENOUGH !

Enough ! enough ! enough !
Somehow I have been stunn'd. Stand back !
Give me a little time beyond my cuff'd head, slumbers, dreams, gaping,
I discover myself on the verge of a usual mistake.

That I could forget the mockers and insults !
That I could forget the trickling tears and the blows of the bludgeons and hammers !
That I could look with a separate look on my own crucifixion and bloody crowning.

I remember now,
I resume the overstaid fraction,
The grave of rock multiplies what has been confided to it, or to any graves,
Corpses rise, gashes heal, fastenings roll from me.

I troop forth replenish'd with supreme power, one of an average unending procession,
Inland and sea, coast we go, and pass all boundary lines,
Our swift ordinances on their way over the whole earth,
The blossoms we wear in our hats the growth of thousands of years,

Eleves, I salute you ! come forward !
Continue your annotations, continue your questionings.



## بس بس بہت ہے

بس بس بہت ہے !
چکرا گیا ہوں ،رک جاؤ ! ٹھہرو !
کچھ دیر مجھ کو نیندوں ، خیالوں ، وقفوں سے آگے بھی دیکھنے دو ،
مجھ پر کھلا اب معمول کی اک لغزش کی حد پر میں آگیا تھا۔

بھولا ہوا تھا ، رسوائیوں کو ، اُن کو جنھوں نے میرا تمسخر پیہم اُڑایا ،
بھولا ہوا تھا ، اشکوں کی لڑیوں ، بھاری سلاخوں ، وزنی ہتھوڑوں کی ضربتوں کو ،
دیکھا تھا میں نے اک مختلف ھی سے زاویے سے سولی پہ اپنا مصلوب ہونا اور تاج خونیں کا سر پہ رکھنا -

اب یاد آیا ، آغاز کرتا ہوں پھر سے اپنی حد سے گزرتی سنجیدگی کے اک سلسلے کا
مدفون بھیدوں کو کھولتی ہے سنگیں چٹانوں کی قبر گہری،
یا اور بھی ہوں جو ایسی قبریں ،
اُٹھتے ہیں مردے ، بھرتے ہیں گھاؤ ، گرتا ہے مجھ پر لپٹا تھا جو کچھ -

ہم راہ میرے فوجوں کی صورت بے حصر ''عامی'' جلسوں کی طاقت ،
خشکی پہ ہم ہیں ، ساحل پہ بھی ہیں اور سرحدوں کو بھی پھاندتے ہیں ،

قانون اپنے وہ تیز رو ھیں روئے زمیں پر جو چھا ھی جائیں ،
زیب کلہ جو ہم نے کیے ھیں ، غنچے ھیں صدیوں کے
ارتقا کے -

آؤ مریدو ، تم کو سلامی دیتا ھوں آؤ !
اپنے حواشی ، اپنے سوالوں کے سلسلوں کو مت ٹوٹنے دو -

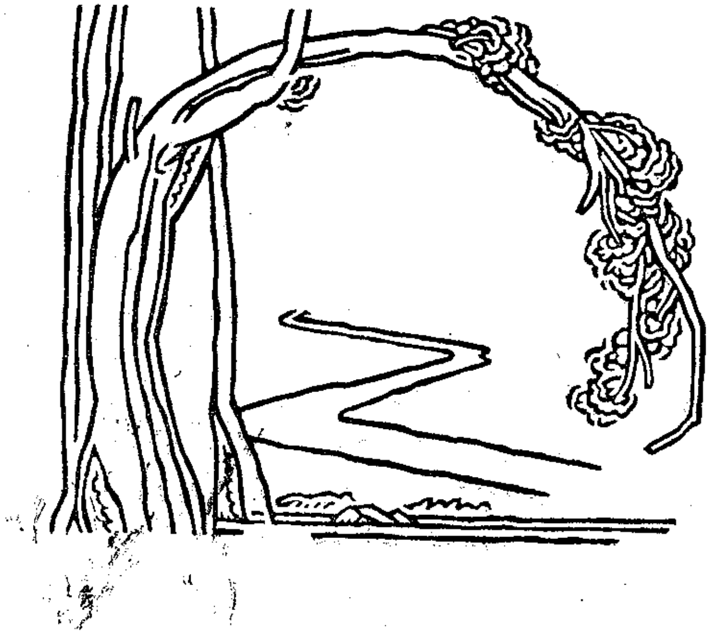

# میں ہوں شاعر جسم کا

میں ہوں شاعر جسم کا ، میں ہوں شاعر روح کا
مجھ میں لطف بہشت کے اور دوزخ کی کلفتیں
لطف کروں پیوند میں اپنی ذات سے جو بڑھے
درد کروں میں منتقل ایک نئی آواز میں

یکساں عورت مرد ہے میرے جہان شعر میں
میں کہتا ہوں عورت بھی ، مرد ایسی ہی عظیم ہے
میں کہتا ہوں بڑھ کے نہیں، مرد کی ماں سے کوئی شے

میں گاتا ہوں وسعتوں کے نغمے یا فخر کے
کافی غوطے کھا چکے ، دیکھ چکے رسوائیاں
جان لیا پھیلاؤ ہے محض ترقی کا نشان

کیا تم سب سے بڑھ گئے، کیا تم بن گئے صدر بھی
یہ ادنٰی سی بات ہے ، لاکھوں آئیں گے یہاں
اپنا آپ جتائیں گے ، جائیں گے بھی بے گمان

میں ہوں وہ جو ساتھ دے نازک بڑھتی رات کا
مانگوں آدھا خشک و تر جو حصہ ہے رات کا

اپنے سینے سے لگا ، بھیچ برہنہ شب مجھے
بھینچ اے مقناطیس سی قوت والی اب مجھے
شب کہ ہوا ہے جنوب کی، شب کہ ہے تاروں کا جہاں
شب کہ خموشی سے ہلے ، شب کہ ہے پاگل گرمیاں



# I AM THE POET OF THE BODY

I am the poet of the Body and I am the poet of
the Soul,
The pleasures of heaven are with me and the
pains of hell are with me,
The first I graft and increase upon my self, the
latter I translate into a new tongue.

I am the poet of the woman the same as the man,
And I say it is as great to be a woman as to be
a man,
And I say there is nothing greater than the
mother of men.

I chant the chant of dilation or pride,
We have had ducking and deprecating about
enough,
I show that size is only development.

Have you outstript the rest? are you the President?
It is a trifle, they will more than arrive there
everyone, and still pass on.

I am he that walks with the tender and growing
night,

I call to the earth and sea half-held by the night.

Press close bare-bosom'd night—press close
magnetic nourishing night!

Night of south winds—night of the large few
stars!
Still nodding night—mad naked summer night.

river !
Earth of the limpid gray of clouds brighter and clearer for my sake !
For-swooping elbow'd eaith—rich apple-blossom'd earth !
Smile, for your lover comes.
Prodigal, you have given me love—therefore I to you give love !
O unspeakable passionate love.



ہنس اے دھرتی عیش میں ڈوبے سرد انفاس کی
اونگھتے سوئے مائع سے پیڑوں کی بوباس کی
دھرتی ڈوبے سہرکی ، دھندلے اونچے کوہ کی
کنج آنڈیلتے چاند کی ، جس میں نیلاھٹ ملی

دھرتی سیاہ و سفید کی امڈا دریا جو رنگے
اُجلے بھورے ابر کی جو چمکے ھے میرے لیے
دھرتی دست دراز کی سیب کے پھولوں سے لدی
ہنس دے اب تو آگیا تیرا عاشق زار بھی

مسرف تونے مجھے دیا ایک جہاں ھی پیار کا
اس کے بدلے میں کیا دوں تجھ کو الفت کے سوا
اے کہ ھے باھر بیان سے تو مدھ ماتی دلربا

۱۷

## میں نے محسوس کیا ھے

میں نے محسوس کیا ھے جو پسند آئیں مجھے آن کی ھی صحبت
جو میسر ھو تو کیا کہنا ھے ،
اور جو باقی ھیں ، ساتھ آن کے بسر شام مسرت ھو تو کیا
کہنا ھے ،
خوب رو ، محو تجسس ، متبسم جو ھوں جسم ، ان میں گھرے
رھنا جو قسمت ھو تو کیا کہنا ھے ،
ان میں ھو چلنا ، کسی ایک کو چھو لینا ، کسی مرد کے
عورت کے بھرے شانے په ھولے سے بس اک پل کے لیے
بازو کو رکھ دینا ، بھلا یه کیا ھے ؟
اس سے بڑھ کر کوئی خواھش ھی نہیں ، بحر میں اس لطف
کے میں تیرتا ھوں ۔

عورتون مردوں کے پہلو میں ، آنھیں دیکھتے رھنے میں ،
حسیں لمس میں ، خوش بو میں ، کوئی بات ھے جو روح
کو خوش آتی ھے ،
روح ھر چیز سے خوش ھوتی ھے ، پر ان سے زیادہ خوش ھے ۔

16

## I HAVE PERCEIV'D

I have perceiv'd that to be with those I like is
enough,
To stop in company with the rest at evening is
enough,
To be surrounded by beautiful, curious, brea-
thing, laughing flesh is enough,
To pass among them or touch any one, or rest
my arm ever so lightly round his or her
neck for a moment, what is this then?
I do not ask any more delight, I swim in it as in
a sea.

There is something in staying close to men and
women and looking on them, and in the
contact and odor of them, that pleases the
soul well,
All things please the soul, but these please the
soul well.

## OUT OF THE ROLING OCEAN THE CROWD

Out of the rolling ocean the crowd came a drop gently to me,
Whispering *I love you, before long I die,*
*I have travel'd a long way merely to look on you to touch you,*
*For I could not die till I once look'd on you,*
*For I fear'd I might afterward lose you.*

Now we have met, we have look'd, we are safe,
Return in peace to the ocean my love,
I too am part of that ocean my love, we are not so much separated,
Behold the great rondure, the cohesion of all, how perfect!
But as for me, for you, the irresistible sea is to separate us,
As for an hour carrying us diverse, yet cannot carry us diverse forever;
Be not impatient—a little space—know you I salute the air, the ocean and the land,
Every day at sundown for your dear sake my love.



## بل کھاتے ہوئے بحر کے انبوہ سے

بل کھاتے ہوئے بحر کے انبوہ سے ، اک قطرہ نکل کر ، بڑی خاموشی سے آیا
کہنے لگا سرگوشیوں میں ، عشق مجھے تجھ سے ہے اور موت قریں ہے ،
میں دور سے آیا ہوں تجھے ایک نظر دیکھنے کی لے کے تمنا اور لمس کی حسرت
جان میرے لبوں سے نہ نکل سکتی تھی جب تک میں تجھے دیکھ نہ لیتا
ڈر یہ بھی تھا کھو دوں گا تجھے مل کے بالآخر ۔

بس مل لیے ہم ، دیکھ لیا تو نے بھی ، محفوظ ہیں دونوں
دوبارہ سکوں سے مری جان اپنے سمندر میں چلا جا
محبوب مرے ! میں بھی اسی بحر کا اک جز ہوں الگ اتنے ہیں ہم
دیکھ اس بڑی گولائی کو ، آپس کے تعلق کو ، ہے کس درجہ مکمل
لیکن جہاں تک اپنا تعلق ہے یہی بحر ، نہیں جس کی ہمیں تاب ، جدا ہم کو کرے گا
اک ساعت گزراں کی طرح جو ہمیں لے جائے مخالف سمتوں کو
اور رکھ نہ سکے دور ہمیشہ ،
بے صبر نہ ہو—ٹھہر ذرا—دیکھ کہ میں پانی کو ، خشکی کو ، ہوا کو
دن ڈھلتے ہی کرتا ہوں سلام ایک ترے پیار کی خاطر ،

20

## I AM HE THAT ACHES WITH LOVE

I am he that aches with amorous love ;
Does the earth gravitate; does not all matter,
    aching, attract all matter ?
So the body of me to all I meet or know.

۲۱

## میں درد میں ہوں مبتلا

میں درد میں ہوں مبتلا اپنے رسیلے عشق کے
کیا ہے یہ میل مرکزی ؟ کیا مادہ کھینچے نہیں
ہر مادے کو اپنی جانب درد کی اک ٹیس سے ؟
ایسے ہی میرا جسم بھی ہے جاننے اور ملنے والوں کے لیے۔

## ONCE I PASS'D THROUGH A POPULOUS CITY

Once I pass'd through a populous city imprinting my brain for future use with its shows, architecture, customs, traditions,
Yet now of all that city I remember only a woman I casually met there who detain'd me for love of me,
Day by day and night by night we were together—all else has long been forgotten by me,
I remember I say only that woman who passionately clung to me,
Again we wander, we love, we separate again,
Again she holds me by the hand, I must not go,
I see her close beside me with silent lips sad and tremulous.



## کبھی میں گزرا تھا ایک بھر پور شہر سے

کبھی میں گذرا تھا ایک بھرپور شہر سے جس کے فن تعمیر، سیر و تفریح، رھنے سہنے کے ڈھنگ ، رسم و رواج کے نقش ، ذھن میں آنے والے کل کے لیے رکھے تھے
مگر اب اس شہر کی ہے اک یاد گار باقی—وہ ایک عورت جو اتفاقاً ملی تھی
جس نے میری محبت کا واسطه دے کے مجھ کو روکا ،
گذرنے والے دنوں نے، راتوں نے هم کو اک دوسرے کے نزدیک تر کیا تھا—علاوہ اس کے ہر ایک شے میں بھلا چکا ہوں ،
مجھے فقط یاد ھے ، میں کہتا ہوں ، ایک عورت وفور جذبات سے جو مجھ سے لپٹ گئی تھی ،
وہ میرا پھر اُس کے ساتھ پھرنا ، وہ عشق کرنا ، وہ پھر نہ ملنا
وہ پھر مرا ھاتھ تھامتی ھے ، نہ جاؤں گا میں ، نہ جاؤں گا میں ،
میں اُس کو پہلو میں دیکھتا ہوں ، سلے ہوئے لب غمین و لرزاں ۔

## IN PATHS UNTRODDEN

In paths untrodden,
In the growth by margins of pond-waters,
Escaped from the life that exhibits itself,
From all the standards hitherto publish'd, from
the pleasures, profits, conformities,
Which too long I was offering to feed my soul,
Clear to me now standards not yet publish'd,
clear to me that my soul,
That the soul of the man I speak for rejoices in
comrades,
Here by myself away from the clank of the
world,
Tallying and talk'd to here by tongues aromatic,
No longer abash'd, (for in this secluded spot I
can respond as I would not dare eleswhere,)
Strong upon me the life that does not exhibit
itself, yet contains all the rest,
Resolv'd to sing no songs to-day but those of
manly attachment,
Projecting them along that substantial life,
Bequeathing hence types of athletic love,
Afternoon this delicious Ninth-month in my
forty-first year,
I proceed for all who are or have been young
men,
To tell the secret of my nights and days,
To celebrate the need of comrades,



## ان روندی راھوں میں

ان روندی راھوں میں
جوھڑ کے کنارے پر اُگتی ھریالی میں
بھاگ کے آیا ھوں میں اپنے آپ کو آگے کرتی زندگی سے ،
جانے بوجھے معیاروں سے ، عیش و طرب سے ، فائدوں اور
مطابقتوں سے ،
جن کو میں برسوں ھی اپنی روح کی بھینٹ چڑھاتا رہا ھوں ۔

اب مجھ پر معیار ھوئے روشن ان جانے اور ھویدا روح ھوئی
وہ روح ثنا خواں جس کا ھوں انسان کی ھے اور ھم نفسوں
میں خوش رھتی ھے ،
میں اب ھوں اپنے آپ میں اور دنیا کے ھنگاموں سے پرے ،
اب خود کو مطابق کرتا ھوں ، خوش بوئیں لاتی زبانیں
مجھ سے گویا ھیں ،
اب شرم کہاں (میں ایسے الگ سے مقام پہ یوں کھل سکتا
ھوں کسی اور جگہ نا ممکن سا ھے جس کا تصور کرنا
بھی)
مجھ پر غلبہ ھے ایسی زندگی کا جو اپنی نمائش کرتی نہیں
لیکن جس میں سب کچھ موجود ھے اس کے سوا ،
کرتا ھوں عہد نہ اب گاؤں گا گیت مگر مردانہ لگاؤ کے ،
کرتے ھوئے ان کو مسلط جسم کی زندگی پر ،
مردانہ محبت کی گونا گونی کے لیے جو وقف رھیں
اپنی اکتالیس برس کی زندگی کے لذت سے بھرے اس نویں
مہینے میں

میں آگے بڑھتا ہوں اُن کی خاطر جو آج ہیں یا پہلے تھے
جواں ،
اپنی راتوں کے اور دنوں کے پنہاں بھید بتانے کو ،
اور ہم نفسوں کی حاجت کے جتلانے کو۔

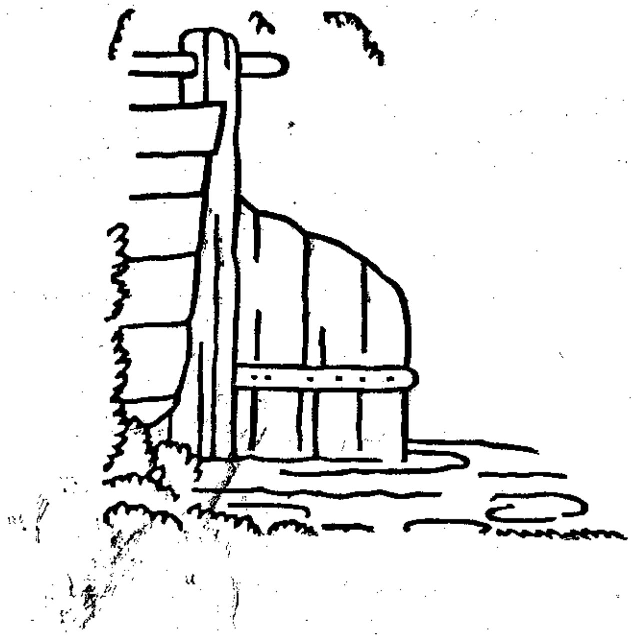

## FOR YOU O DEMOCRACY

Come, I will make the continent indissoluble,
I will make the most splendid race the sun ever
  shone upon,
I will make divine magnetic lands,
    With the love of comrades,
    With the life-long love of comrades.

I will plant companionship thick as trees along
  all the rivers of America, and along the
  shores of the great lakes, and all over the
  prairies,
I will make inseparable cities wtih their arms
  about each other's necks,
    By the love of comrades,
    By the manly love of comrades,

For you these from me, O Democracy, to serve
  you ma femme !
For you, for you I am trilling these songs.



## تیری خاطر جمہوریت

آ ادھر آ میں بنا دوں گا یہ خطہ جو رہے گا متحد ،
میں بنادوں گا تجھے اک نسل ایسی شان والی جس کی ھمسر
  دیدۂ خورشید نے دیکھی نہ ھو
میں بنا دوں گا زمیں کو بہترین اور پر کشش
  ھمدموں کے پیار سے
  ھمدموں کے عمر بھر کے پیار سے -

دوستداری کے لگاؤں گا وہ پودے جن سے اٹھیں گے درخت
  اتنے گھنے امریکہ کے دریاؤں کے ، اس کی بڑی جھیلوں کے
  اور رنگین میدانوں کے دامن پر جو ھیں پھیلے ھوئے
اور شہروں کو کروں گا یوں بہم اک دوسرے کی گردنوں
  میں آن کے بازو ھوں حائل پیار سے
  ھمدموں کے پیار سے
  ھمدموں کے مرد خصلت پیار سے -

میری جانب سے یہ تیری نذر ھیں جمہوریت ، یہ تیری خدمت
  ھے میری نازنیں
تیری خاطر ، تیری خاطر گا رھا ھوں میں یہ گیت -

## RECORDERS AGES HENCE

Recorders ages hence,
Come, I will take you down underneath this impassive exterior, I will tell you what to say of me,
Publish my name and hang up my picture as that of the tenderest lover,
The friend the lover's portrait, of whom his friend his lover was fondest,
Who was not proud of his songs, but of lhe measureless ocean of love within him, and freely pour'd it forth,
Who often walk'd lonesome walks thinking of his dear friends, his lovers,
Who pensive away from one he love'd often lay sleepless and dissatisfied at night,
Who knew too well thesick, sick dread lest the one he lov'd might secretly be indifferent to him,
Whose happiest days were far away through fields, in woods, on hills, he and another wandering hand in hand, they twain apart from other men,
Who oft as he saunter'd the streets curv'd with his arm the shoulder of his friend, while the arm of his friend rested upon him also.



## مدتوں بعد میں آنے والے وقائع نگارو

مدتوں بعد میں آنے والے وقائع نگارو
ادھر آؤ میں لے چلوں ظاھری بے حسی کی تہوں کے تلے
اور بتاؤں مرے سلسلے میں جو لکھنا تمھیں ہو ،
مرے نام اور تصویر کو چھاپنا ایسے عاشق کے مانند جو دل کا حد سے سوا نرم تھا
دوست ، عاشق کی تصویر ، وہ جس کا دوست اور عاشق تھا دل دادہ اُس کا بہت ،
جس کو غرہ نہ تھا اپنے گیتوں پہ ، لیکن محبت کا بے پایاں بحر جو اس کے اندر تھا ، جس کو لٹاتا تھا وہ بے دریغ
بحر اکیلا ھی پھرتا تھا مجذوب سا ، دھیان میں دوستوں اور عشاق کے
جو تھا محبوب سے دور رہ کر غمیں اور راتوں کو بے خواب ، نا مطمئن ،
جو سمجھتا تھا بیار کو خوب ، لیکن تھا بیار خائف مبادا جسے چاھتا تھا وہ اُس سے خموشی سے اپنی توجہ ھٹا لے
جس کے خوشیوں سے بھرپور وہ دن تھے جب پھیلے کھیتوں میں ، جنگل میں ، کہسار میں ، وہ اور اک دوسرا دوست ھاتھوں میں ڈالے ہوئے ھاتھ پھرتے تھے دنیا کی نظروں سے دور
جو کئی مرتبہ بن کے گلیوں کا گز اپنے اُس دوست کے ایک شانے پہ رکھتا تھا ھاتھ اور وہ دوست بھی اپنے بازو کو دیتا تھا اس کا سہارا کبھی -

## NOT HEAT FLAMES UP AND CONSUMES

Not heat flames up and consumes,
Not sea-waves hurry in and out,
Not the air delicious and dry, the air of ripe
    summer, bears lightly along white down-
    balls of myriads of seeds,
Wafted, sailing gracefully, to drop where they
    may ;
Not these, O none of these more than the flames
    of me, consuming, burning for his love whom
    I love,
O none more than I hurrying in and out ;
Does the tide hurry, seeking something, and
    never give up ? O I the same,
O nor down-balls nor perfumes, nor the high
    rain-emitting clouds, are borne through the
    open air,
Any more than my soul is borne through the
    open air,
Wafted in all directions O love, for friendship,
    for you.



## نہ یہ آگ کے شعلے اُٹھتے ہوئے

نہ یہ آگ کے شعلے اُٹھتے ہوئے اور جلاتے ہوئے
نہ لہریں سمندر کی جلدی سے آتی ہوئی اور جاتی ہوئی
نہ یہ خشک اور خوش مزہ سی ہوا ، اپنے جوبن پہ آئی ہوئی
    گرمیوں کی ہوا ، جو سفید ان گنت بیج گچھوں کی
    صورت لطافت سے کندھوں پہ رکھے
بصد ناز چلتی ہوئی اور بہتی ہوئی تاکہ اُن کو گرائے جہاں
    گر سکیں
نہیں ان میں کوئی نہیں جو مری آگ سے بڑھ کے ہو آتشیں
    عشق میں اُس کے اُلفت مجھے جس سے ہے ،
نہیں ! ان میں کوئی نہیں مجھ سے جو بڑھ کے بے چین ،
    بے تاب ہو
سمندر کا یہ جزر و مد جستجو میں کسی کی ہے کیا ؟ اور یہ
    جستجو کیا ہے لا انتہا ؟ آہ میری بھی صورت ہے یہ
نہ بیجوں کے گچھے نہ خوشبو نہ بارش کو لاتے ہوئے اونچے
    بادل جو بہتی ہوا کے پروں پر اُڑیں
کسی طرح بڑھ کر مری روح سے ہیں
ہواؤں کے شانوں پر اُڑتی ہے جو ہر طرف میری محبوب !
    اب دوستی کے لیے ، صرف تیرے لیے -

## ٹپکو قطرو

قطرو ! میری نیلی رگوں سے نکلو اور ٹپکو
میرے قطرو ! ٹپکو ! سست قدم قطرو
بے باکی سے گرو تم ، ٹپ ٹپ گرتے ، خون میں ڈوبے ہوئے
قطرو
اُن زخموں سے جو میں نے کھائے ھیں تمھاری آزادی کے لیے
جب تم قیدی تھے ،
میرے چہرے ، پیشانی اور ھونٹوں سے
میرے سینے اور نہاں خانے سے جہاں میں پوشیدہ تھا ، بڑھ
کے گرو خونیں قطرو ، اقراری قطرو
اور داغوں سے بھر دو ھر صفحے کو ، میرے ھر نغمے کو ،
اک اک لفظ کو جو میں کہتا ھوں ، خونی قطرو
اور کھلنے دو مجھ پر اپنی عنابی حدت کو ، ان میں جھلکنے
دو خود کو
بھر دو اُن کو اپنی شرم سے اور نمی سے ،
چمکو اس پر جو کچھ میں نے لکھا ھے یا لکھوں گا ، رستے
ھوئے خونیں قطرو
اور اس سب قصے کو اپنی روشنی میں بھی دیکھا جانے دو
اے شرمیلے قطرو ۔



## TRICKLE DROPS

Trickle drops! my blue veins leaving!
O drops of me! trickle, slow drops,
Candid from me falling, drip, bleeding drops,
From wounds made to free you whence you
were prison'd,
From my face, from my forehead and lips,
From my breast, from within where I was con-
ceal'd, press forth red drops, confession
drops,
Stain every page, stain every song I sing, every
word I say, bloody drops,
Let them know your scarlet heat, let them
glisten, Saturate them with yourself all ashamed
and wet,
Glow upon all I have written or shall write,
bleeding drops,
Let it all be seen in your light, blushing drops.

## TO A STRANGER

Passing stranger! you do not know how longingly I look upon you,
You must be he I was seeking, or she I was seeking, (it comes to me as of a dream,)
I have somewhere surely lived a life of joy with you,
All is recall'd as we flit by each other, fluid, affectionate, chaste, matured,
You grew up with me, were a boy with me or a girl with me,
I ate with you and slept with you, your body has become not yours only nor left my body mine only,
You give me the pleasure of your eyes, face, flesh, as we pass, you take of my beard, breast, hands, in return,
I am not to speak to you, I am to think of you when I sit alone or wake at night alone,
I am to wait, I do not doubt I am to meet you again,
I am to see to it that I do not lose you.



## اجنبی سے

اجنبی رهرو! تجھے معلوم کیا کن آرزؤں سے هوں تجھ کو دیکھتا
تو یقیناً ہے وهی میں جستجو میں جس کی تھا
(یاد آتا ہے مجھے جیسے یه کوئی خواب هو)
بالیقیں میں نے بسر کی ساتھ تیرے عمر اک خوشیوں بھری
جب تصور میں اسے لاتا هوں ، هم اک دوسرے کو لمس کرتے هیں بڑی تیزی سے ، نرمی سے ، محبت سے ، حیا داری سے ، احساس بلوغت سے
تو چڑھا پروان میرے ساتھ—تو لڑکا بھی تھا لڑکی بھی تھی
میں ترے همراه کھاتا اور سوتا تھا مدام
جسم تیرا کب رها تھا محض تیرا—اور میرا جسم بھی کب محض میرا جسم تھا
تو عطا کر مجھ کو لذت اپنی آنکھوں ، اپنے چہرے اپنے خون گرم کی
اس کے بدلے مجھ سے لے لے ، میری داڑھی ، میرا سینه ، میرے هاتھ
مجھ کو تجھ سے گفتگو کرنی نہیں ، هاں دھیان کرنا ہے ترا
تنہا اگر بیٹھا هوں میں یا رات کو بیدار هوں
مجھ کو تیرا منتظر رهنا بھی ہے ، اک بار پھر ، بے شبهه ملنے کے لیے اور یه بھی دیکھنا ہے تجھ کو میں کھو هی نه دوں ۔

## THIS MOMENT YEARNING AND THOUGHTFUL

This moment yearning and thoughtful sitting
alone,
It seems to me there are other men in other lands
yearning and thoughtful,
It seems to me I can look over and behold them
in Germany, Italy, France, Spain,
Or far, far away, in China, or in Russia or Japan,
talking other dialects,
And it seems to me if I could know those men I
should become attached to them as I do to
men in my own lands,
O I know we should be brethren and lovers,
I know I should be happy with them.



## اس چاہ کے اور فکر کے لمحے میں

اس چاہ کے اور فکر کے لمحے میں کہ بیٹھا ہوں اکیلا
محسوس مجھے ہوتا ہے افراد ہیں بعض اور ممالک میں بھی ،
ہے چاہ بھی اور فکر بھی جن میں
محسوس مجھے ہوتا ہے میں دیکھ بھی سکتا ہوں اُنھیں جرمنی
میں ، اٹلی میں ، هسپانیہ میں ، ارض فرانسیس پہ بھی
یا دور ، بہت دور کہیں روس میں یا چین میں ، جاپان میں
جن کی ہے زبان اور ،
محسوس مجھے ہوتا ہے اُن لوگوں سے مل پاؤں اگر میں تو
قریب اُن کے بھی ہو جاؤں اُسی طور کہ ہوں اہل
وطن کے ،
میں جانتا ہوں ، بھائیوں ، پیاروں کی طرح چاہیے رهنا
میں جانتا ہوں ان میں بھی میں شاد رهوں گا ۔

# زمیں ، اے میری ہم صورت

زمیں ، اے میری ہم صورت ،
اگرچہ تو نظر آتی ہے بے حس اور کشادہ اور مدور سی
مجھے اب یہ گماں ہے تو نہیں ہے محض ایسی ہی
مجھے اب یہ گماں ہے تجھ میں وہ تیزی ہے جو شعلے کی
صورت میں بھڑکتی ہے ،
کہ مجھ پر اک جواں ریجھا ہے اور میں اس پہ ریجھا ہوں
مگر اس کے لیے مجھ میں وھی تیزی ہے جو شعلے کی صورت
گویا رقصاں ہے
جسے ڈرتا ہوں میں لفظوں میں لانے بلکہ ان گیتوں میں
کہنے سے -



# EARTH, MY LIKENESS

Earth, my likeness,
Though you look so impassive, ample and spheric
there,
I now suspect that is not all;
I now suspect there is something fierse in you
eligible to burst forth,
For an athlete is enamour'd of me, and I of him,
But toward him there is something fierce and
terrible in me eligible to burst forth,
I dare not tell it in words, not even in these
songs.

## I DREAM'D IN A DREAM

I dream'd in a dream I saw a city invincible to
the attacks of the whole of the rest of the
earth,
I dream'd that was the new city of Friends,
Nothing was greater there than the quality of
robust love, it led the rest,
It was seen every hour in the actions of the men
of that city,
And in all their looks and words.



## خواب میں

خواب میں خواب جو دیکھا تو نظر آیا وہ شہر
کرۂ ارض کے حملوں سے بھی تسخیر نہ ہو سکتا تھا
میں نے دیکھا وہ نیا شہر تھا بس دوستوں کا
جس میں ہر شے سے فزوں تر تھی تنو مند محبت ، یہی رہبر
تھی وہاں
یہی ہر لمحہ نظر آتی تھی اس شہر کے افراد کی ہر حرکت میں
اُن کے الفاظ میں اور نظروں میں۔

## وہ میرا سایہ کہ ہمزاد ہے

وہ میرا سایہ کہ ہمزاد ہے اور گھومتا ہے روزی کمانے کے لیے
بیہدہ بولتا تکرار کیے جاتا ہوا ،
بارہا میں نے مقابل میں کھڑے ہوکے اسے دیکھا ہے ، حیرانی
سے گم ہوتے ہوئے تیزی سے ،
بار ہا مجھ کو یہ شک گزرا ہے اور میرے لبوں پر یہ سوال
آیا ہے ، کیا واقعی یہ میں ہی ہوں ؟
لیکن آن میں جو مجھے چاہتے اور گیت مرے گاتے ہیں
اپنی ہستی پہ کسی طور نہیں شک ہوتا ۔



## THAT SHADOW MY LIKENESS

That shadow my likeness that goes to and fro
seeking a livelihood, chattering, chaffering,
How often I find myself standing and looking at
it where it flits,
How often I question and doubt whether that is
really me ;
But among my lovers and caroling these songs,
O I never doubt whether that is really me.

## YOUTH, DAY, OLD AGE AND NIGHT

Youth, large, lusty, loving—youth full of grace, force, fascination,
Do you know that Old Age may come after you with equal grace, force, fascination ?
Day full-blown and splendid—day of the immense sun, action, ambition, laughter,
The Night follows close with millions of suns, and sleep and restoring darkness.



## جوانی ، دن ، بڑھاپا اور رات

جوانی کشادہ ، تناور محبت بھری—
جوانی نزاکت کی ، طاقت کی افسوں گری کی پری ،
تجھے کیا خبر ہے بڑھاپا ترے پیچھے پیچھے تری ہی نزاکت سے ، طاقت سے ، افسوں گری سے چلا آرہا ہے ؟
چمکدار بھرپور دن — جس میں بے پایاں سورج ، عمل ، خواہشیں ، قہقہے ،
اسی سے ہے پیوستہ لاکھوں ہی تارے لیے رات ، نیند اور پھر زندہ کرتی ہوئی تیرگی -

## آنسو ھی آنسو

آنسو ھی آنسو ،
خلوت میں شب بھر آنسو ھی آنسو ،
ساحل پہ گرتے ، گرتے ھی رھتے اور ریت کے منہ میں
جذب ھوتے
آنسو ، چمکتا تارا نہ کوئی ، ھر سمت سونا سنسان اندھیرا،
نم ناک آنسو آنکھوں سے اُس کی بہتے ھیں جس کا چہرہ چھپا
ھے ،
اے کون ھے وہ جو بھوت سا ھے یا کوئی شے جو اس تیرگی
میں آنسو بہائے
بے ربط تودہ سا کیا ھے ؟ — ٹیڑھا ، اکڑوں ، جھکا سا
جو ریت پر ھے
دھارا سے آنسو ، ھچکی میں آنسو ، بے حد اذیت ، وحشی
صداؤں سے ناک میں دم
اے جسم والے، طوفان اُٹھتے، اے تیز قدموں سے ریگ‌ساحل
پر بڑھنے والے ،
وحشی بھیانک ، طوفان شب کے ، اے جو ڈکارے اور
سینہ تانے ،
اے سائے ! دن کو اس درجہ دھیمے اور خوش سلیقہ چہرہ
متین اور باقاعدہ چال
تو شب کو لیکن اُڑتا ھے جس دم ھوتا ھے کچھ اور —
اک بے عنان بحر
جس میں بھرے ھوں آنسو ھی آنسو -



## TEARS

Tears! tears! tears!
In the night, in solitude, tears,
On the white shore dripping, dripping, suck'd in
by the sand,
Tears, not a star shining, all dark and desolate,
Moist tears from the eyes of a muffled head;
O who is thnt ghost? that form in the dark, with
tears?
What shapeless lump is that, bent, crouch'd there
on the sand?
Streaming tears, sobbing tears, throes, choked
with wild cries;
O storm, embodied, rising, careering with swift
steps along the beach!
O wild and dismal night storm, with wind—O
belching and desperate!
O shade so sedate and decorous by day, with
calm countenance and regulated peace,
But away at night as you fly, none looking—O
then the unloosen'd ocean,
Of tears! tears! tears!

## AFTER THE SEA-SHIP

After the sea-ship, after the whistling winds,
After the white-gray sails taut to their spars and ropes,
Below, a myriad myriad waves hastening, lifting up their necks,
Tending in ceaseless flow toward the track of the ship,
Waves of the ocean bubbling and gurgling, blithely prying,
Waves, undulating waves, liquid, uneven, emulous waves,
Toward that whirling current, laughing and buoyant, with curves,
Where the great vessel sailing and tacking displaced the surface,
Larger and smaller waves in the spread of the ocean yearnfully flowing,
The wake of the sea-ship after she passes, flashing and frolicsome under the sun,
A motley procession with many a fleck of foam and many fragments,
Following the stately and rapid ship, in the wake following.



## تعاقب میں سفینے کے

تعاقب میں سفینے کے ، نوا پیرا ہواؤں کے
تعاقب میں سفید اور سلگجے سے بادبانوں کے جو مستولوں
سے رسوں سے بندھے کس کے
ذرا نیچے ، بڑی تیزی سے اپنی گردنیں اونچی آٹھاتی، ان گنت
موجیں
نہ رکنے والی رو میں ڈھل کے لہراتیں ، سفینے کی طرف آتیں
آچھلتیں ، غرغرے کرتیں ، مسرت سے ادھر تکتیں آدھر
جھکتیں
وہ موجیں مارتیں ، مائع سی ، ناہموار ، سبقت جو ،
بھنور سامان دھارے کی طرف رخ ، کھلکھلاتیں ، دائروں سے
دل لگی کرتیں ،
گراں پیکر سفینہ جس جگہ پھیلے سمندر کو تہ و بالا کیے
جاتا ہے ، بڑھتی ہیں ،
ہزاروں دیوزا ، لاکھوں ذرا سی سنجنی موجیں سمندر کی
بچھی وسعت پہ شوق بے نہایت سے مچلتی ہیں ،
سفینے کے رواں ہونے کے بعد اس کا نشان رہگذر سورج کی
تابانی سے روشن تر ہے چنچل ہے ،
جلوس اک ایسا بوقلموں ، ہزاروں جھاگ کے پرزے ، ہزاروں
پارچے جس میں
ادائے خسروانہ سے بڑھے جاتے سفینے کے جو پیچھے راستہ بنتا
ہے ، اس پر آمڈا آتا ہے ۔

## خدا

قدسی عاشق ، دوست مکمل
صبر سے رستہ تکتے ، آنکھ سے اب تک اوجھل ، لیکن
قائم دائم
تو ھی میرا خدا ھو جا ۔

تو ! ھاں تو آدرش انسان
اچھے ، لائق ، خوشرو قانع اور محبت کرنے والے
کامل جسم کے ، روح میں بڑھنے والے
تو ھی میرا خدا ھو جا ۔

تو اے موت (کہ زندگی کے دن ختم ھوئے ھیں)
گرہ کشا اور حاجب عالم بالا کے ایوان کی
تو ھی میرا خدا ھو جا ۔

سب سے زیادہ طاقت والے کے کچھ حصے سے عمدہ ترین
جو دیکھتا ھوں یا سوچتا ھوں ، یا جانتا ھوں
(یہ جامد عقدہ کھولنے کو ـــ اے روح رھا کرنے کو تجھے)
تو ھی میرا خدا ھو جا ۔

سارے عظیم خیالو اور نسلوں کی امنگو
ساری بہادریوں اور مست مگن مجذوبوں کے عمدہ کامو ،
تم ھی میرے خدا ھو جاؤ ۔



## GODS

Lover divine and perfect Comrade,
Waiting content, invisible yet, but certain,
Be thou my God.

Thou, thou, the Ideal Man,
Fair, able, beautiful, content, and loving,
Complete in body and dilate in spirit,
Be thou my God.

O Death, (for Life has served its turn,)
Opener and usher to the heavenly mansion,
Be thou my God.

Aught, aught of mightiest, best I see, conceive,
or know,
(To break the stagnant tie—thee, thee to free,
O soul,)
Be thou my God.

All great ideas, the races' aspirations,
All heroisms, deeds of rapt enthusiasts,
Be ye my Gods.

Or Time and Space,
Or shape of Earth divine and wondrous,
Or some fair shape I viewing, worship,
Or lustrous orb of sun or star by night,
Be ye my Gods.

یا وقت ، خلا
یا قدسی ہئیت ارض ، نہایت نادر
یا کوئی حسیں صورت میں جس کو دیکھتا ، پوجتا ہوں
یا سورج کے تابندہ گولے ، شب کے تارے
تو ہی میرا خدا ہو جا ۔

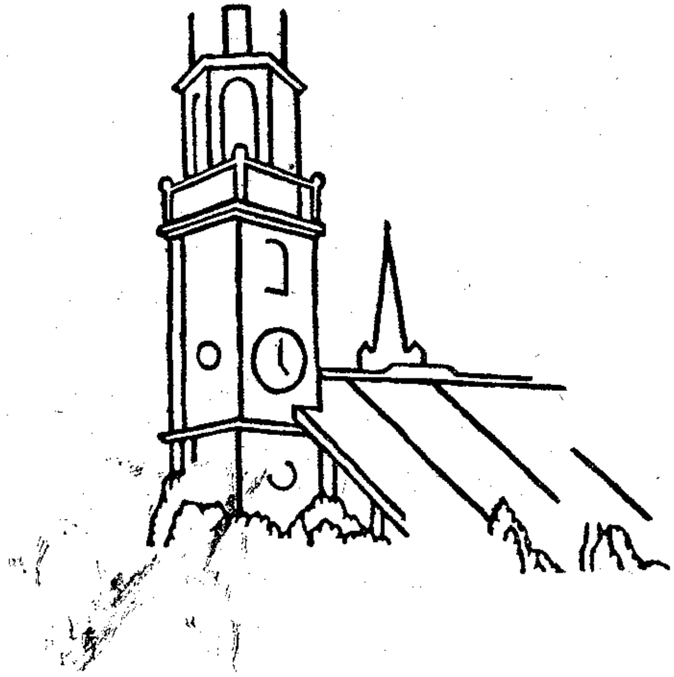

## WHEN I HEARD THE LEARN'D ASTRONOMER

When I heard the learn'd astronomer,
When the proofs, the figures, were ranged in columns before me,
When I was shown the charts and diagrams, to add, divide, and measure them,
When I sitting heard the astronomer where he lectured with much applause in the lecture-room,
How soon unaccountable I became tired and sick,
Till rising and gliding out I wander'd off by myself,
In the mystical moist night-air, and from time to time,
Look'd up in perefect slience at the stars.



## جب میں نے سنی باتیں

جب میں نے سنی باتیں ذی علم منجم کی
جب پھیلے مرے آگے اعداد و ثبوت اپنی ترتیبوں کے خانوں میں
جب دیکھے کئی نقشے اور شکلیں جو کام آئیں پیمانوں کی صورت میں
جب بیٹھے ہوئے میں نے ذی علم منجم کی تقریر سنی جس پر تقریر کے کمرے میں داد اس نے بہت پائی
معلوم نہیں کیونکر میں جلد ھی تنگ آیا، بے زار ہوا جی سے
پھر اٹھا ، چلا آیا اور پھرنے لگا تنہا
اک بھیگی ہوئی شب کی مجذوب ہواؤں میں ،
اور تکتا رہا کامل خاموشی سے تاروں کو

۵۹

## ایک صدر کے نام

تیرا قول اور فعل امریکه کو ہے اک گھٹتا بڑھتا سا سراب ،
تونے سمجھا ھی نہیں فطرت کو ـــ فطرت کی سیاست میں
نہاں وسعت کو ، سچائی کو اور انصاف کو ،
تونے دیکھا ھی نہیں یه وصف ھیں جن میں ، ریاست ھائے
متحده کی دنیا ھیں وھی ،
اور ان سے جو ذرا کم تر ھیں ، اُٹھ جائیں گے جلدی یا
به دیر ۔

58

## TO A PRESIDENT

All you are doing and saying is to America dangled mirages,
You have not learn'd of Nature—of the politics of Nature you have not learn'd the great amplitude, rectitude, impartiality,
You have not seen that only such as they are for these States,
And that what is less than they must sooner or later lift off from these States.

# I SIT AND LOOK OUT

I sit and look out upon all the sorrows of the world, and upon all oppression and shame,
I hear secret convulsive sobs from young men at anguish with themselves, remorseful after deeds done,
I see in low life the mother misused by her children, dying, neglected, gaunt, desperate,
I see the wife misused by her husband, I see the treacherous seducer of young women,
I mark the ranklings of jealousy and unrequited love attempted to be hid, I see these sights on the earth,
I see the workings of battle, pestilence, tyranny, I see martyrs and prisoners,
I observe a famine at sea, I observe the sailors casting lots who shall be kill'd to preserve the lives of the rest,
I observe the slights and degradations cast by arrogant persons upon laborers, the poor, and upon negroes, and the like;
All these—all the meanness and agony without end I sitting look out upon,
See, hear, and am silent.



# میں بیٹھا تکتا ہوں

میں بیٹھا تکتا ہوں دنیا بھر کے دکھوں کو جبر کے اک اک فعل کو ، رسوائی کو
میں سنتا ہوں چھپ چھپ کر رونے کو جوانوں کے ، جب وہ درد میں غلطاں اپنے ہی کاموں پر نادم ہوں
میں نچلے طبقے میں دیکھتا ہوں بچوں کا برا برتاؤ اپنی ماں سے جب وہ گور کنارے دبلی ، بے بس اور بے آس پڑی ہو
میں تکتا ہوں شوہر کا بیوی سے برا برتاؤ — حوا کی بیٹی کو مکار اغوا کرنے والے کو میں تکتا ہوں ،
میں پہچانتا ہوں ٹیسوں کو حسد کی اور بے لوث محبت کو جب اس کو مخفی رکھنے کی کوشش ہو — دھرتی پر یہ منظر میں تکتا ہوں
میں تکتا ہوں جنگ کے ڈھنگ کو ، قحط کو ، استبداد کو — مرنے والوں کو اور قیدیوں کو میں تکتا ہوں
میں لاتا ہوں دھیان میں بحری قحط کو جب قرعہ اندازی سے ملاح اپنی جان دیتے ہیں زندہ رکھنے کو دوسروں کو
میں رکھتا ہوں نظر میں خود سر فرعونوں کی حقارتوں کو اور ذلتوں کو ، رکھتے ہیں روا جو غریبوں پر مزدوروں پر اور حبشیوں پر اور ان ایسے کتنے ہی انسانوں پر ،
یہ سب — یہ تمام کمینہ پن ، یہ بے پایاں ایذا کا جہاں ،
میں بیٹھا ہوا تکتا ہوں ، تکتا ہوں ، سنتا ہوں اور چپ ہوں ۔

## خوبصورت عورتیں

عورتیں بیٹھی ہیں یا محو خرام ناز ہیں ، کچھ ڈھلتا سایہ
ہیں تو کچھ آٹھتی بہار ،
خوبصورت ہیں بہت آٹھتی بہاریں ، لیکن ان سے خوب تر ہے
ڈھلتے سایوں کا نکھار ۔



## BEAUTIFUL WOMEN

Women sit or move to and fro, some old, some young,
The young are beautiful—but the old are more beautiful than the young.

## کیا نہ وہ لمحہ کبھی تجھ کو ملا

کیا نہ وہ لمحہ کبھی تجھ کو ملا
ایزدی پر تو کا رنگ اوندھا گراتا ، پھوڑتا ان بلبلوں کو
— فیشنوں کو ، دولت بے حصر کو
شوق کاروبار کی اغراض کو — فن کو، کتابوں کو ، سیاست
کو ، جنون عشق کو ،
سر بہ سر نابود ھی کرتا ھوا ۔



## HAST NEVBR COME TO THEE AN HOUR

Hast never come to thee an hour,
A sudden gleam divine, precipitating, bursting
all these bubbles, fashions, wealth ?

These eager business aims—books, politics, art,
amours,
To utter nothingness ?

# اب کھیت سے جلد آؤ ابا

اب کھیت سے جلد آؤ ابا ، اپنے پیٹر کا خط آیا
ماں ! تو بھی دروازے تک آ ، یہ خط ہے تیرے لاڈلے کا

کیسا یہ خزاں کا موسم ہے ، پھیلے پیڑوں کا سماں دیکھو
کچھ گہرے سبز ہیں کچھ پیلے کچھ سرخ جہاں ہیں وہاں دیکھو
ٹھنڈے بھی اور سہانے بھی اوہایو کے سب گاؤں ہیں
معمولی ہوا کی جنبش سے پتوں کے رقص میں پاؤں ہیں
باغوں میں پکے سیب کہیں ، بیلوں سے لگے انگور کہیں
(کیا سونگھتے ہو انگوروں کی بیلوں کی خوشبو تم کہ نہیں ؟)
تم کو بھی مہک کیا آتی ہے موٹے دانوں کے گیہوں کی ؟
(کچھ دیر ہوئی بھن بھن تھی جہاں کتنی ہی شہد کی مکھیوں کی)
ان سب کے اوپر دیکھو تو کس درجہ سکوں سے چھایا ہوا
بارش کے بعد ہے صاف فضا اور بادل دلکش ہے کتنا
نیچے بھی سکوں ہے پھیلا ہوا جاں بخش دلاویز اور حسیں
ہر ایک یہاں ہے پھولا پھلا ، محتاج کسی کا کوئی نہیں

کھیتوں میں ہے سبزہ لہراتا ہر سو ہے سماں خوشحالی کا
کھیتوں سے نکل کر آؤ بھی بیٹی کے بلانے پر ابا
ماں تم بھی چھوڑ کے ہر دھندا اپنا سیدھی ہی چلی آؤ
اور ڈیوڑھی کے دروازے تک بس ایک ہی سانس میں آ جاؤ

جتنی تیزی سے بھی آ سکتی تھی بھاگم بھاگ وہ آتی ہے
شاید ہے کوئی منحوس خبر چال اس کی جو آکھڑی جاتی ہے



# COME UP FROM THE FIELDS FATHER

Come up from the fields father, here's a letter from our Pete,
And come to the front door mother, here's a letter from thy dear son.

Lo, 'tis autumn,
Lo, where the trees, deeper green, yellower and redder,
Cool and sweeten Ohio's villages with leaves fluttering in the moderate wind,
Where apples ripe in the orchards hang and grapes on the trellis'd vines,
(Smell you the smell of the grapes on the vines?
Smell you the buckwheat where the bees were lately buzzing?)

Above all, lo, the sky so calm, so calm, so transparent after the rain, and with wondrous clouds,
Below too, all calm, all vital and beautiful, and the farm prospers well.

Down in the fields all prospers well,
But now from the fields come father, come at the daughter's call,
And come to the entry mother, to the front door come right away.

Fast as she can she hurries, something ominous, her steps trembling,
She does not tarry to smooth her hair nor adjust her cap.

Open the envelope quickly,
O this is not our son's writing, yet his name is

sign'd,
O a strange hand writes for our dear son, O stricken mother's soul!

All swims before her eyes, flashes with black, she catches the main words only,
Sentences broken, *gunshot wound in the breast, cavalry skirmish, taken to hospital,*
*At present low, but will soon be better.*

Ah now the single figure to me,
Amid all teeming and wealthy Ohio with all its cities and farms,
Sickly white in the face and dull in the head, very faint,
By the jamb of a door leans.

*Grieve not so, dear mother,* (the just-grown daughter speaks through her sobs,
The little sisters huddle around speechless and dismay'd,)
*See dearest mother, the letter says Pete will soon be better.*

Alas poor boy, he will never be better, (nor maybe needs to be better, that brave and simple soul,)
While they stand at home at the door he is dead already,
The only son is dead.

But the mother needs to be better,
She with thin form presently drest in black,
By day her meals untouch'd, then at night fitfully sleeping, often waking,
In the midnight waking, weeping, longing with one deep longing,
O that she might withdraw unnoticed, silent from life escape and withdraw,
To follow, to seek, to be with her dear dead son.



کب اک لمحے کو بھی وہ ٹھہری کب اس نے سوچا بالوں کا
کب ٹوپی کو اپنی درست کیا کب اس کو رکھا ترچھا آڑا

اب کھول چکو بھی لفافے کو جلدی بھی کرو، ھیں! یہ کیا ھے؟
یہ خط تو نہیں ھے بیٹے کا نام اس کا اگرچہ لکھا ھے
ھائے کوئی اجنبی لکھتا ھے احوال ھمارے لاڈلے کا
کیا ماں کے لال پہ بیت گئی اے زخمی ماں کی روح بتا
اس کی آنکھوں کے سامنے اب جیسے اک اک شے تیر گئی
کالے شعلوں میں پا ھی گئی وہ لفظ حقیقت جن میں تھی
ٹوٹے فقرے، بندوق کی گولی سے سینے پر زخم لگا
جنگ رسالے کی تھی، ھسپتال میں اس کو لایا گیا
اس وقت اگرچہ بہت نازک حالت ھے لیکن جلدی ھی
وہ اچھا ھو جائے گا اور اس کو صحت ھوگی پوری

اوھایو کے سب ھیں برساتے قصبوں اور دیہاتوں میں
وہ ایک اکیلی ساکت جامد لاش بنی ھے لاکھوں میں
بیمار سفیدی چہرے پر، ھے ضعف نہایت اور گم سی
دروازے کی چوکھٹ سے کیا جانے کب سے ھے لگ کے کھڑی
"یوں مت غم کھا پیاری اماں!" (سبکی لیتے ھوئے کہتی ھے
وہ لڑکی بڑی جو پچھلے دنوں ھی عہد بلوغ کو پہنچی ھے
چھوٹی بہنیں اک دوسری سے جڑ کر چپ ھیں اور سہمی ھوئی)
"ماں دیکھو نا خط میں ھے لکھا، پیٹر اچھا ھوگا جلدی"

افسوس وہ بے چارہ لڑکا اچھا نہ کبھی ھو پائے گا
(کب اچھا ھونا لازم ھے اس سیدھے سادھے بہادر کا)

اس وقت کہ وہ سارے ہیں کھڑے اپنے گھر کے دروازے پر
وہ مر بھی چکا، وہ ان کا اکلوتا بیٹا، وہ لخت جگر

لیکن ہے ضروری اچھی ہو وہ ماں جس کو غم سہنے ہیں
وہ دبلی پتلی نحیف سی جس نے کالے کپڑے پہنے ہیں
دن کو تو ہاتھ لگاتی نہیں اپنے کھانے کی چیزوں کو
سوتی ہے مگر غش آنے پر، ہے جاگتی اکثر راتوں کو
اٹھتی ہے آدھی رات گئے دل میں گہری حسرت لے کے
اے کاش کبھی یہ ممکن ہو چپ چاپ جہاں سے وہ گزرے
خاموشی سے اس زندگی سے در گزرے اور اس کو تج دے
یوں پیچھے جائے ڈھونڈنے کو، اور بچھڑے بیٹے کو پالے

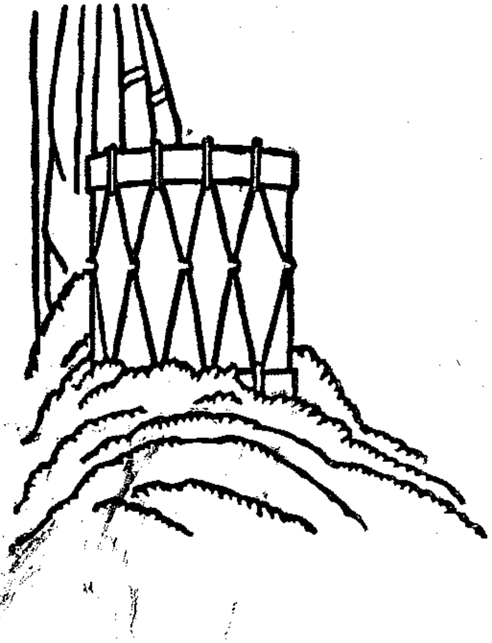

## جوانی سے مجھ کو تعلق ھے کیا

جوانی سے مجھ کو تعلق ھے کیا ،
نہ حاصل نفاست نہ میں وقت کو گفتگو میں کبھی کھو
سکوں ،
ملاقات گاھوں میں بالکل اناڑی ،
نہ رقاص ھی میں ، نہ کوئی جواں خوش ادا ،
بڑے عالموں کی محافل میں مجبور بیٹھوں کہ علم آن کا آتا ھے
کب میرے کام ،
نہ اس حسن اس علم کا ھوں میں خوگر ، مگر چند چیزیں
ھیں ان کے سوا ،
کبھی زخمیوں کو سنبھالا ، کبھی مرنے والے سپاھی کو
تسکین دی ،
رھا منتظر لمبے وقفوں میں یا چھاؤنی میں مقیم ،
لکھے ھیں یہ گیت ۔



## NOT YOUTH PERTAINS TO ME

Not youth pertains to me,
Not delicatesse, I cannot beguile the time with talk,
Awkward in the parlor, neither a dancer nor elegant,
In the learn'd coterie sitting constrain'd and still, for learning inures not to me,
Beauty, knowledge, inure not to me—yet there are two or three things inure to me,
I have nourish'd the wounded and sooth'd many a dying soldier,
And at intervals waiting or in the midst of camp,
Composed these songs.

۷۵

## اے حسیں چاند

اے حسیں چاند نیچے ذرا دیکھ اور پھیلے منظر کو تو نور
کا غسل دے ،
شب کی رعنائی کا دھیرے سے ایک سیلاب انڈیل ان گنت ،
زرد ، وحشت زدہ اور سوجے ہوئے چہروں پر ،
مردہ جسموں پہ جو بے طرح بانہیں پھیلائے چت ہیں یہاں
خاک پر ،
اپنی بے پایاں رعنائی ان پر انڈیل اے تقدس سے معمور چاند ۔

74

## LOOK DOWN FAIR MOON

Look down fair moon and bathe this scene,
Pour softly down night's nimbus floods on faces
ghastly, swollen, purple,
On the dead on their backs with arms toss'd
wide,
Pour down your unstinted nimbus sacred moon.

# ایک سپاھی کو الوداع

اے سپاھی الوداع ،
تو کہ تھا وحشت نشاں جنگوں کا رسیا ( میں بھی تھا جن
میں شریک ) ،
وہ اچانک کوچ ، وہ کمپوں میں رھنا صبح و شام ،
وہ مخالف مورچوں میں بے پنہ رد و بدل ، وہ بے نہایت
جوڑ توڑ ،
سرخ جنگیں ، قتل و غارت ، اُن کے اُکساوے ، نہایت تند ،
هیبت ناک سارے سلسلے ،
وہ جواں مردی ، الوالعزمی کا دورہ ، وقت کے وہ قافلوں پر
قافلے بڑھتے ھوئے اور تجھ کو ، تجھ ایسوں کو وہ کرتے
ھوئے لبریز شوق جنگ و اظہار قتال ،
اے مرے پیارے رفیق اب الوداع ،
کام پورا ھو چکا تیرا مگر—یہ میں کہ ھوں تجھ سے زیادہ
جنگ جو ،
اور میری جنگ پرور روح بھی ،
معرکوں میں اپنے ھیں سرگرم ابھی ،
ایسی ناپیمودہ راھوں میں کمیں گاھیں جہاں دشمن کی ھیں ،
کتنی ھی ظالم شکستوں اور نازک ساعتوں میں ، بیشتر
بھکے ھوئے ،
بڑھ رھے ھیں اور پیاپے بڑھ رھے ھیں ھر قدم پر جنگ کرتے
—اور یہاں
سخت تر دشوار تر جنگوں کی صورت ھے عیاں ۔



# ADIEU TO A SOLDIER

Adieu O soldier,
You of the rude campaigning, (which we shared,)
The rapid march, the life of the camp,
The hot contention of opposing fronts, the long
manœuvre,
Red battles with their slaughter, the stimulus,
the strong terrific game,
Spell of all brave and manly hearts, the trains
of time through you and like of you all
fill'd,
With war and war's expression.

Adieu dear comrade,
Your mission is fulfill'd—but I, more warlike,
Myself and this contentious soul of mine,
Still on our own campaigning bound,
Through untried roads with ambushes opponents
lined,
Through many a sharp defeat and many a crisis,
often baffled,
Here marching, ever marching on, a war fight
out—aye here,
To fiercer, weightier battles give expression.

## کمپون میں آج (۴ مئی ۱۸۶۵ع)

کمپوں میں آج چاروں طرف خامشی رہے
آلات جنگ خوردہ کو ڈھانپو سپاہیو
اور فکر مند روح کے همره پلٹ چلو
مرگ کہان دار کے بے پایان سوگ مین

اب اس کی زندگی مین نه طوفانی معرکے
فتح و شکست ہے نه الم ناک واقعات
مانند ابر سوئے فلک وه چلا گیا

لیکن ہمارے نام پر اے شاعر حزین
گا ایک نغمه عشق کا جو هم کو اس سے تها
کمپوں میں رهنے والے اُسے جانتا تها تو

تابوت اس کا لاکے رکھین جب، تو ایک گیت
اس کو سپرد خاک کریں جب تو ایک شعر
هم دل زده سپاهیوں کے دکھ کا واسطه



## HUSH'D BE THE CAMPS TO-DAY

[May 4, 1865]

Hush'd be the camps to-day,
And soldiers let us drape our war-worn weapons,
And each with musing soul retire to celebrate,
Our dear commander's death.

No more for him life's stormy conflicts,
Nor victory, nor defeat—no more time's dark events,
Charging like ceaseless clouds across the sky.

But sing poet in our name,
Sing of the love we bore him—because you—dweller in camp, know it truly.

As they invault the coffin there,
Sing—as they close the doors of earth upon him——one verse,
For the heavy hearts of soldiers.

۸۰

## الٹ پھیر

اب تک جو رهتا تها آگے اُس کو پیچھے جانے دو
جو پیچھے تها اس کو آگے بڑھ کر سامنے آنے دو
ابلهوں ، شہدوں ، هٹ دهرموں کو نئے مسائل لانے دو
اور تمام پرانے مسئلے ملتوی هی هو جانے دو
مرد کو اپنی ذات سے هٹ کر هر جا عیش منانے دو
عورت کو بهی اپنی ذات سے باهر لطف اُٹهانے دو

80

## REVERSALS

Let that which stood in front go behind,
Let that which was behind advance to the front,
Let bigots, fools, unclean persons, offer new
propositions,
Let the old propositions be postponed,
Let a man seek pleasure everywhere except in
himself,
Let a woman seek happiness everywhere except
in herself.

# شہر کا مردہ خانہ

شہر کے مردہ خانے کے دروازے کے پہلو میں ،
شور سے ہٹ کر ، بے مصرف آوارہ گردی کرتا
میں متجسس نظروں والا رکتا ہوں اور دیکھتا ہوں
اک مردود سے جسم ، اک بے چاری مردہ کسبی کو
لاتے ہوئے ،
اور لا وارث کہہ کر جمع کراتے لاش کو جو اب نم آلودہ
اینٹوں کی پٹڑی پر رکھی ہے -

متبرک عورت ، اس کا جسم—میں اس کے جسم کو ، صرف
اسی کو دیکھتا ہوں—
اس گھر کو جو حسن کا ، جذبوں کا مخزن تھا—میں اور
کہاں کچھ دیکھتا ہوں ،
نہ سکوت ہی جو یخ بستہ ہے نہ رواں پانی جو اس ٹونٹی سے
نکلتا ہے ، نہ وہ فاسد بد بوئیں ہی مجھے متاثر کرتی ہیں ،
لیکن وہ اکیلا گھر—البیلا گھر—کومل سندر گھر—وہ
ویرانہ !
وہ لافانی گھر ، بڑھ کر لافانی لاکھوں ہی گھروں کی
قطاروں سے ،
یا دودھیا گنبد والے قصر حکومت سے شاہانہ مجسمہ جس پر
رکھا ہے ، یا سارے پرانے اونچے میناروں والے گرجاؤں سے ،
وہ ایک اکیلا چھوٹا سا گھر—بڑھ کر ہے ، بے چارہ—مایوس
سا گھر ،
سندر ، ہیبت ناک ، کھنڈر—اک روح کے رہنے کی وہ



# THE CITY DEAD-HOUSE

By the city dead-house by the gate,
As idly sauntering wending my way from the
clangor,
I curious pause, for lo, an outcast form, a poor
dead prostitute brought,
Her corpse they deposit unclaim'd, it lies on the
damp brick pavement,
The divine woman, her body, I see the body, I
look on it alone,
That house once full of passion and beauty, all
else I notice not,
Nor stillness so cold, nor running water from
faucet, nor odors morbific impress me,
But the house alone—that wondrous house—
that delicate fair house—that ruin!
That immortal house more than all the rows of
dwellings ever built!
Or white-domed capital with majestic figure
surmounted, or all the old high-spired
cathedrals.

That little house alone more than them all—
poor, desperate house!
Fair, tearful wreck—tenement of a soul—itself a
soul,
Unclaim'd, avoided house—take one breath
from my tremulous lips,
Take one tear dropt aside as I go for thought
of you,
Dead house of love—house of madness and sin,
crumbled, crush'd,
House of life, erewhile talking and laughing—
but ah, poor house, dead even then,
Months, years, an echoing, garnish'd house—
but dead, dead, dead.

جگہ—بلکہ خود روح ۔
لا وارث دھتکارے گھر—اک سانس میرے لرزاں ہونٹوں
سے لیے ،
یا وہ آنسو جو الگ ہی گرا ہے خاموشی سے جب میں تیرے
دھیان میں کھویا ہوں ،
عشق کے مردہ خانے—پاگل پن کے گنہ کے گھر—مسمار شدہ
برباد شدہ ،
زلسیت کے گھر جو ابھی ہنستا تھا ، بولتا تھا—لیکن ہائے
بے چارے گھر ، جو اس دم بھی مردہ تھا ،
ہفتوں ، برسوں گونجتے ، زیب و زینت والے گھر—لیکن
مردہ ، مردہ ، مردہ ۔

## YOU FELONS ON TRIAL IN COURTS

You felons on trial in courts,
You convicts in prison-cells, you sentenced assassins chain'd and handcuff'd with iron,
Who am I too that I am not on trial or in prison ?
Me ruthless and devilish as any, that my wrists are not chain'd with iron, or my ankles with iron ?

You prostitutes flaunting over the trottoirs or obscene in your rooms,
Who am I that I should call you more obscene than myself ?

O culpable ! I acknowledge—I exposé !
(O admirers, praise not me—compliment not me—you make me wince,
I see what you do not—I know what you do not.)

Inside thse breast-bones I lie smutch'd and choked,
Beneath this face that appears so impassive hell's tides continually run.
Lusts and wickedness are acceptable to me,
I walk with delinquents with passionate love,
I feel I am of them—I belong to those convicts and prostitutes myself,
And henceforth I will not deny them—for how can I deny myself ?



## تم اے گنہگارو عدالت کے کٹھروں میں جو ہو

تم اے گنہگارو عدالت کے کٹھروں میں جو ہو ،
تم اے پس دیوار زنداں مجرمو ، اے جرم ثابت ہونے والے
قاتلو ، لوہے کی زنجیریں جنھیں ڈالی گئیں ،
میں کون ہوں ، میں کیوں کٹھرے میں کھڑا یا قید خانے
میں نہیں ؟
میں بھی تو ہوں بے رحم اور شیطاں صفت ، جتنا ہو کوئی
دوسرا ، پھر ہتکڑی اور بیڑیاں کیوں مجھ کو پہنائی
نہیں ؟

سڑکوں پہ دورویہ مٹکتی یا کہیں اپنے ہی کمروں میں فحاشی
میں گھری اے کسبیو !
میں کون ہوں جو تم کو خود سے بڑھ کے فاحش کہہ
سکوں ؟

(اے عاصیو میں مانتا ہوں—چاک کرتا ہوں جگر ،
اے میرے مداحو ! سراہو اور نہ اتنی داد دو—میں تلملانے
ہی لگوں ،
میں دیکھتا ہوں تم جسے تکتے نہیں—میں جانتا ہوں جس سے
تم واقف نہیں ۔)

ان ہڈیوں کے ڈھانچ میں جلتا ہوں میں ، گھٹتا ہے دم ،
اس میرے چہرے کے تلے، جو ظاہرا بے حس سا ہے ، دوزخ
کا لاوا ہے مسلسل موجزن ،

بد مستیاں ، شر خیزیاں مجھ کو سبھی منظور ہیں ،
چلتا ہوں میں اپرادھیوں کے درمیاں اک والہانہ عشق سے ،
محسوس ہوتا ہے کہ میں اُن میں سے ہوں—اُن مجرموں ، ان
کسبیوں سے میں بھی ہوں ،
ان کو نہ میں زنہار اب جھٹلاؤں گا—میں کیسے اپنے آپ کو
جھٹلا سکوں ؟

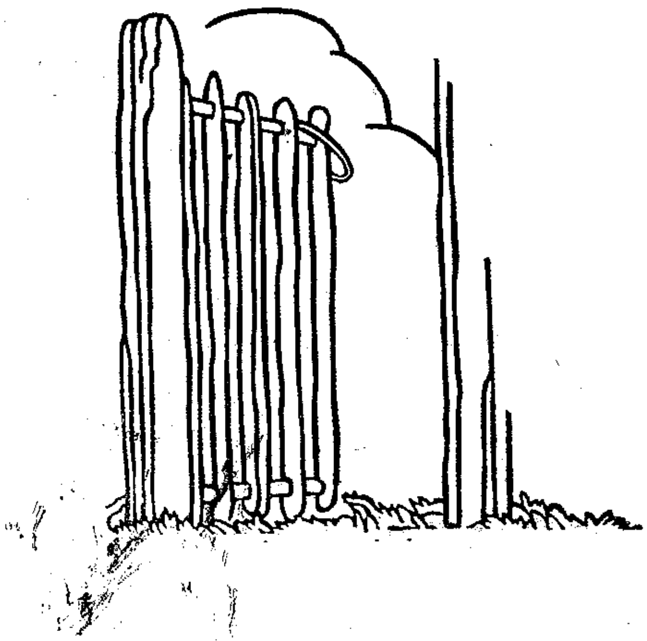

## ڈھونڈتا پھرتا تھا

ڈھونڈتا پھرتا تھا کس شوق سے اک مدت سے
اپنے ماضی کی تواریخ کا گم گشتہ نشان اور یہ نغموں کا جہاں ،
مل گیا آج مجھے ان کا سراغ ،
یہ کتب خانوں میں محفوظ کتابوں کے فسانوں میں نہیں ،
(جن سے اقرار نہ انکار مجھے)
داستانوں میں بھی ہے اتنا ھی جتنا یہ کسی شے میں نہیں ،
یہ نشان حال میں ہے آج کی اس دنیا میں ،
یہ ہے جمہور کے انداز میں—(جو ماضی کا حاصل بھی ہے
مقصد بھی ہے)
یہ تو ہے زندگی میں آج کے اک مرد کی یا عورت کی ،
آج کے عام انسان کی ،
یہ زبانوں میں ہے ، رسموں میں ، رواجوں میں ، ادب پاروں
میں ، ہر اک فن میں ،
یہ کھلے جلووں میں مصنوعی نظاروں کے ، جہازوں کے ،
مشینوں کے ، سیاست کے ، مذاهب کے ، نئی چیزوں کے ،
اقوام کی ادلا بدلی کے بھی ،
اور جو کچھ ہو جدید—اور جو ہو آج کے اک عام سے
انسان کے لیے -



## I WAS LOOKING A LONG WHILE

I was looking a long while for Intentions,
For a clew to the history of the past for myself,
and for these chants—and now I have found
it,
It is not in those paged fables in the libraries,
(them I neither accept nor reject,)
It is not more in the legends than in all else,
It is in the present—it is this earth to-day,
It is in Democracy—(the purport and aim of all
the past,)
It is the life of one man or one woman to-day—
the average man of to-day,
It is in languages, social customs, literatures,
arts,
It is in the broad show of artificial things, ships,
machinery, politics, creeds, modern improve-
ments, and the interchange of nations,
All for the modern—all for the average man of
to-day.

## TO A PUPIL

Is reform needed ? is it through you ?
The greater the reform needed, the greater the
Personality you need to accomplish it.

You ! do you not see how it would serve to have
eyes, blood, complexion, clean and sweet ?
Do you not see how it would serve to have such
a body and soul that when you enter the
crowd an atmosphere of desire and com-
mand enters with you, and every one is
impress'd with your Personality ?

O the magnet ! the flesh over and over !
Go, dear friend, if need be give up all else, and
commence to-day to inure yourself to pluck,
reality, self-esteem, definiteness, elevated-
ness,
Rest not till you rivet and publish yourself of
your own Personality.



## ایک شاگرد سے

کیا اصلاح کی حاجت ہے اور کیا یہ تم سے ہوگی ؟
جتنی اہم اصلاح کوئی ہو اتنی اہم شخصیت اس کو وجود
میں لانے کو لازم ہے ۔

تم ! کیا تم کو نہیں نظر آتا کتنا موزوں ہوگا خون کا ،
آنکھوں کا ، چہرے کی رنگت کا پاکیزہ ہونا ؟
تم ! کیا تم کو نہیں نظر آتا کتنا موزوں ہوگا ایسے جسم کا ،
روح کا رکھنا جس کو لے کے جب تم لوگوں کے انبوہ
میں پہنچو ساتھ تمہارے ایک فضا خواہش کی اور تحکم کی
بھی داخل ہو ، ہر ایک تمہاری شخصیت سے متاثر ہو ؟

آہ وہ مقناطیس بدن کا دوہرا تہرا ،
جاؤ پیارے دوست اگر لازم ہو دوسری ہر شے کو تج دینا ،
اور آج سے کوشش کرنا ، اپنے آپ کو صرف میں لاتے ہوئے
حاصل کرنے کو اصلیت کو ، عزت نفس کو ، سرافرازی
کو ،
اور مت دم لینا تم جب تک ظاہر اور مضبوط نہ ہو جائے
وہ اپنی تمہاری شخصیت ۔

۹۵

## آخر میں کیا ہوں

آخر میں کیا ہوں—اک بچہ
اپنے نام کی صوت سے خوش ہوتا ہوں ، دہراتا پھر دہراتا
ہوں ،
اور کھڑا سنتا ہوں الگ ہو کر—تھکتا ہی نہیں ہوں ۔

تجھ کو بھی تو تیرا نام یونہی ہے ،
کیا تجھ کو بھی خیال آیا تھا تیرے نام کی صوت میں دو یا
تین طرح سے ادا ہونے کے سوا کچھ بھی تو نہیں تھا ۔

94

## WHAT AM I AFTER ALL

What am I after all but a child, pleas'd with the sound of my own name? repeating it over and over;
I stand apart to hear—it never tires me.

To you your name also;
Did you think there was nothing but two or three pronunciations in the sound of your name?

## میرا تصویر خانہ

ٹانکے رکھتا ھوں تصویریں میں اک ننھے چھوٹے گھر میں ،
یہ چھوٹا گھر کب جامد ھے ،
یہ ھے گول سا ، چند ھی انچ ھے ایک سرے سے دوسری
حد تک ،
پھر بھی دیکھو اس میں جگہ ھے دنیا بھر کے تماشوں کی ،
یاروں کی ،
زیست کے اس میں تابلو ھیں ، موت کی ترتیبوں کے مرقعے
بھی ملتے ھیں ،
کیا تم جانتے ھو یہ راہ نما ھے ،
اور شہادت کی انگلی سے لاکھوں تصویروں کی سمت اشارہ
کرتا ھے ۔



## MY PICTURE-GALLERY

In a little house keep I pictures suspended, it is
not a fix'd house,
It is round, it is only a few inches from one side
to the other ;
Yet behold, it has room for all the shows of the
world, all memories !
Here the tableaus of life, and here the groupings
of death ;
Here, do you know this ? this is cicerone him-
self,
With finger rais'd he points to the prodigal
pictures.

## DAREST THOU NOW O SOUL

Darest thou now O soul,
Walk out with me toward the unknown region,
Where neither ground is for the feet nor any path
to follow?

No map there, nor guide,
Nor voice sounding, nor touch of human hand,
Nor face with blooming flesh, nor lips, nor eyes,
are in that land.

I know it not O soul,
Nor dost thou, all is a blank before us,
All waits undream'd of in that region, that in-
accessible land.

Till when the ties loosen,
All but the ties eternal, Time and Space,
Nor darkness, gravitation, sense, nor any bounds
bounding us.

Then we burst forth, we float,
In Time and Space O soul, prepared for them,
Equal, equipt at last, (O joy! O fruit of all!)
them to fulfil O soul.



## تجھ میں اتنی تاب ہے کیا روح اب

تجھ میں اتنی تاب ہے کیا روح اب ،
تو مرے ہم راہ آن ان جانے خطوں کو چلے ،
پاؤں دھرنے کو زمیں ہے اور نہ رستے کا جہاں کوئی نشاں -

کوئی نقشہ ہے نہ کوئی رہنما ،
کوئی آواز اس جگہ پہنچے نہ انساں ہی کا ہاتھ ،
کوئی ہنستا بولتا چہرہ نہ آنکھیں ہیں نہ لب اس کی حدوں
کے درمیاں -

میں اسے کب جانتا ہوں روح ، سن ،
تو بھی اس سے بے خبر—ہم دونوں کورے سر بہ سر ،
خواب میں بھی جو نہ دیکھا ہو وہاں ہے منتظر—اس
سخت اوگھٹ دیس میں -

جب تلک ٹوٹیں نہ بندھن ،
سارے بندھن ما سوا وقت اور خلا کے جن کو حاصل ہے
دوام ،
تیرگی ، کشش زمیں ، پانچوں حواس اور ساری زنجیریں بندھے
ہیں جن سے ہم -

ٹوٹنے پر ان کے ہم دونوں اٹھیں گے تیرتے
اس خلا اور وقت میں ، اے روح ان کے واسطے تیار ہو ،
ایک جیسے ، ہر طرح سے لیس ہوں (اے سرخوشی ! سب کا
ثمر) ان کے تقاضوں کے لیے -

## YET, YET, YE DOWNCAST HOURS

Yet, yet, ye downcast hours, I know ye also,
Weights of lead, how ye clog and cling at my
ankles,
Earth to a chamber of mourning turns—I hear
the o'erweening, mocking voice,
*Matter is conqueror—matter, triumphant only,
continues onward.*

Despairing cries float ceaselessly toward me,
The call of my nearest lover, putting forth,
alarm'd, uncertain.
*The sea I am quickly to sail, come tell me,
Come tell me where I am speeding, tell me my
destination.*

I understand your anguish, but I cannot help
you,
I approach, hear, behold, the sad mouth, the
look out of the eyes, your mute inquiry,
*Whither I go from the bed I recline on, come tell
me;*
Old age, alarm'd, uncertain—a young woman's
voice, appealing to me for comfort;
A young man's voice, *Shall I not escape?*



## لیکن تمھیں بھی سرنگوں گھڑیو

لیکن تمھیں بھی سرنگوں گھڑیو ہوں میں پہچانتا ،
سیسے سی وزنی ، مجھ سے تم یوں بے طرح لپٹی ہوئی چمٹی
ہوئی ،
دنیا کو ماتم خانہ تم نے کر دیا—سنتا ہوں گہری سوچ
میں ڈوبی ہوئی مایوس کن آواز میں ،
اب مادہ فاتح ہوا—ہے مادہ ہی کامراں ، پیہم بڑھے گا
اب یہی

حرماں زدہ چیخیں پیاپے آ رہی ہیں تیرتی میری طرف ،
لو مرے اپنے چاہنے والے نے دی آواز ، خائف ، بے یقیں ،
اب مجھ کو بہنا ہے بہ عجلت کس سمندر میں کہو ،
مجھ کو بتاؤ جا رہا ہوں میں کہاں اور کیا ہے میرا منتہا ؟

میں خوب سب کا دکھ سمجھتا ہوں مگر درماں مرے بس
میں نہیں ،
آتا ہوں ، سنتا ، دیکھتا ، غمگین لب ، آنکھوں کا متجسس
جہاں ، اس پر تمھارا اک سوال بے صدا ،
میں اپنے بستر سے جہاں آرام کرتا ہوں ، کہاں جاؤں ،
بتاؤ تم مجھے ،
میں آخری منزل پہ خائف ، بے یقیں—اک نوجواں عورت
بہ منت استراحت کے لیے کہتی ہوئی ،
اک نوجواں ہی مرد کی آواز بھی ، میں بھاگ ہی جاؤں نہ
کیا ؟

## QUICKSAND YEARS

Quicksand years that whirl me I know not whither,
Your schemes, politics, fail, lines give way, substances mock and elude me,
Only the theme I sing, the great and strong-possess'd soul, eludes not,
One's-self must never give way—that is the final substance—that out of all is sure,
Out of politics, triumphs, battles, life, what at last finally remains?
When shows break up what but One's-Self is sure?



## اے ریگ روان وقت

اے ریگ روان وقت سدا رکھتی ہے جو مجھ کو گردش میں
اور جانے لیے جاتی ہے کہاں ،
تیرے منصوبے ، مصلحتیں، بے کار ہوئیں ، جدول ٹوٹے ،
موجود ہنسے اور دور ہٹے ،
صرف اک مضمون یہ گیت مرا—یہ عظیم توانا روح میری
لیکن نہ گئی -

اک اپنی ذات رہے قائم—یہ حاصل ہے—یہ اصل ہے اور
یقینی ہے ،
یہ مصلحتیں یہ فتح و ظفر ، یہ جنگ وجدل ، یہ زندگی ، ان
میں کیا باقی رہ جائے گا ،
اٹھ جائے گی جب یہ بساط فقط اک اپنی ذات مگر ہوگی -

## THAT MUSIC ALWAYS ROUND ME

That music always round me, unceasing, unbeginning, yet long untaught I did not hear,
But now the chorus I hear and am elated,
A tenor, strong, ascending with power and health, with glad notes of daybreak I hear,
A soprano at intervals sailing buoyantly over the tops of immense waves,
A transparent base shuddering lusciously under and through the universe,
The triumphant tutti, the funeral wailings with sweet flutes and violins, all these I fill myself with,
I hear not the volumes of sound merely, I am moved by the exquisite meanings,
I listen to the different voices winding in and out, striving, contending with fiery vehemence to excel each other in emotion;
I do not think the performers know themselves——but now I think I begin to know them.



## همیشه مرے گرد نغمات کا سلسله

همیشه مرے گرد نغمات کا سلسله ، جو نه ٹوٹے کبھی ، جس
کے آغاز کا بھی نہیں کچھ پتا ،
جسے مدتوں اپنی کوتاہ عملی کے باعث نه میں سن سکا ،
مگر جس کا مکھتال اب سن کے آتی ہے بالیدگی روح میں ،
کھرج کی وہ مردانه شدھ سرتیاں ، اونچی آٹھتی ، توانا
بہت جان دار ،
گجر دم مسرت کے نغموں کے همراه سنتا هوں میں ،
وہ وقفوں میں نازک سر آواره آواز ، بے پایاں لہروں کے سینے
په رعنائی سے تیرتی ،
حلاوت سے جس کے تلے صاف شفاف بنیاد لرزے ، زمیں
تھرتھرائے ،
ظفر مند تانوں کا هنگامه ، نوحوں کی زاری ، رسیلی مدهر
بانسری بجتی بربط کے ساتھ ،
خزانه هوں ان سب کا میں ،
صداؤں کا هنگامه هی صرف سنتا نہیں ، ان کے دل کش معانی په
بھی جھومتا هوں ،
صدائیں کئی آتی جاتی هوئی ، جاں گھلاتی هوئی ،
رقابت بھرے آتشیں جوش سے اپنے جذبات میں ایک سے
دوسری آگے بڑھتی هوئی ،
مجھے یه گماں ہے ابھی اپنی هستی کو ان کے صدا کار پہچانتے
هی نہیں ،
مگر ان کو میں ، یه گماں ہے ، سمجھنے لگا هوں ۔

## اک صابر چپ چاپ سی مکڑی

اک صابر چپ چاپ سی مکڑی ،
میں نے دیکھا تنہا راس زمیں پہ کھڑی تھی ،
سوچ رہی تھی کیسے دیکھوں ، کسیے جانچوں اپنے گرد کی
پھیلی پھیلی خالی فضا کو ،
آخر اس نے پاؤں پسارے ، اپنے جسم سے اک اک کرکے
تار نکالے ،
ان کو پے در پے پھیلایا ، ان کو پیہم آگے بڑھایا
اور کہاں استادہ ھے اے روح مری تو

گھیرے میں ، ہر اک سے کٹ کر ، پھیلے خلا کے لامتناھی
بحروں میں ،
دائم سوچ میں ، جو کھوں میں ، رد کرتی ، ڈھونڈتی جوڑنے
کو انجم کے لامتناھی سلسلوں کو ،
تاکہ کہیں پل قائم ہو یا تیرا لچکیلا لنگر ٹھہرے ،
یا تیرے مکڑی سے جالے کے تار کہیں اٹکیں ،
اے روح مری -



## A NOISELESS PATIENT SPIDER

A noiseless patient spider,
I mark'd where on a little promontory it stood
isolated,
Mark'd how to explore the vacant vast surrounding,
It launch'd forth filament, filament, filament, out
of itself,
Ever unreeling them, ever tirelessly speeding
them.

And you O my soul where you stand,
Surrounded, detached, in measureless oceans of
space,
Ceaselessly musing, venturing, throwing, seeking
the spheres to cnnnect them,
Till the bridge you will need be form'd, till the
ductile anchor hold,
Till the gossamer thread you fling catch somewhere, O my soul.

# THE LAST INVOCATION

At the last, tenderly,
From the walls of the powerful fortress'd house,
From the clasp of the knitted locks, from the keep of the well-closed doors,
Let me be wafted.

Let me glide noiselessly forth ;
With the key of softness unlock the locks—with a whisper,
Set ope the doors O soul.

Tenderly—be not impatient,
(Strong is your hold O mortal flesh,
Strong is your hold O love.)



# آخری دعا

اب آخر دم نرمی سے ،
طاقتور قلعے ایسے گھر کی دیواروں سے ،
زنجیروں سے ایسے بنے قفلوں کے قبضے سے ،
مضبوطی سے بند کئے دروازوں کی محبوسی سے ،
مجھ کو اڑ جانے دے -

مجھ کو تیر کے جانے دے خاموشی سے ،
نرماھٹ کی کنجی سے قفلوں کو وا کر—سرگوشی سے
کھول کواڑوں کو اے آتما میری -

نرمی سے—بے صبر نہ ہو ،
(اے فانی جسم گرفت تری مضبوط بہت ہے ،
اے عشق گرفت تری مضبوط بہت ہے -)

## EXCELSIOR

Who has gone farthest? for I would go farther,
And who has been just? for I would be the
most just person of the earth,
And who most cautious? for I would be more
cautious,
And who has been happiest? O I think it is
I—I think no one was ever happier than I,
And who has lavish'd all? for I lavish con-
stantly the best I have,
And who proudest? for I think I have reason to
be the proudest son alive—for I am the son
of the brawny and tall-topt city,
And who has been bold and true? for I would
be the boldest and truest being of the
universe,
And who benevolent? for I would show more
benevolence than all the rest,
And who has receiv'd the love of the most
friends? for I know what it is to receive the
passionate love of many friends,
And who possesses a perfect and enamour'd[1]
body? for I do not believe any one pos-
sesses a more perfect or enamour'd body
than mine,
And who thinks the amplest thoughts? for I
would surround those thoughts,
And who has made hymns fit for the earth? for
I am mad with devouring ecstasy to make
joyous hymns for the whole earth.



## بلند تر

سب سے آگے کون گیا ہے اس سے آگے میں جاؤں گا ،
کون رہا ہے قائم حق پر ؟ اس دنیا میں سب سے زیادہ
برحق انسان میں ہوں گا ،
سب سے زیادہ کون رہا محتاط یہاں ؟ میں اس سے زیادہ ہی
محتاط رہوں گا ،
سب سے زیادہ کون رہا خوش ؟ میرا خیال ہے میں ہی
ہوں—میرا خیال ہے مجھ سے زیادہ کوئی کبھی خوش
تھا ہی نہیں ،
کس نے سب کچھ اپنا لٹایا ؟ میں ہوں لٹاتا پیہم جو کچھ
سب سے اچھا رکھتا ہوں ،
کون ہے سب سے بڑھ کر نازاں ؟ میرا خیال ہے زندوں میں
ہر اک سے بڑھ کر نازاں ہونے کا اک باعث مجھ
میں ہے—طاقت والے ، اونچی چوٹیوں والے شہر کا میں
بیٹا ہوں ،
کون ہے سچا اور بہادر ؟ اس دنیا میں سب سے زیادہ سچا
اور بہادر انساں میں ہوں گا ،
کون ہے خیر اندیش زیادہ ؟ جو باقی ہیں اُن کو ملا کر
اُن سے زیادہ خیر اندیشی مجھ میں ہے ،
کس نے اکثر دوستوں کی چاہت کو پایا ؟ مجھ کو یہ معلوم
ہے اپنے دوستوں کی جذبوں سے بھری چاہت کو پانا
کیا شے ہے ،
کس کا جسم ہے عشق گزیدہ اور مکمل ؟ مجھ کو یقیں ہے مجھ
سے زیادہ عشق گزیدہ اور مکمل جسم کسی کا نہیں ہے ،

کس کے خیالوں میں بے حد وسعت ہے ؟ میں ان سارے
خیالوں ہی کا احاطہ کر لوں گا ،
میں ہوں بے پایاں بہجت کے نشے سے دیوانہ کہ بنوں دھرتی
کے لیے نغمات مسرت کے ۔

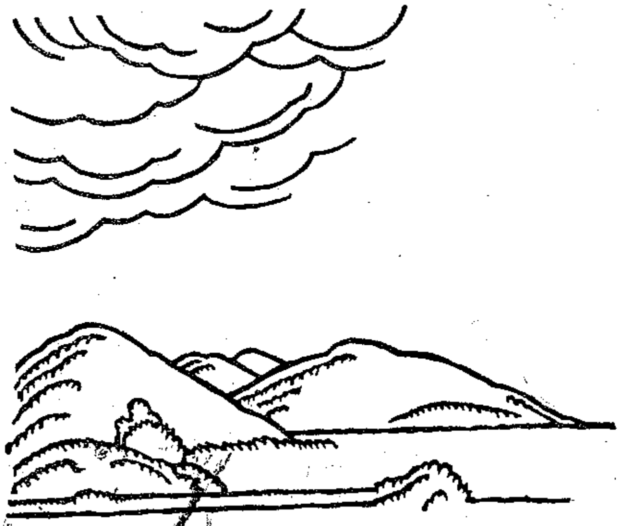

## AH POVERTIES, WINCINGS, AND SULKY RETREATS

Ah poverties, wincings, and sulky retreats,
Ah you foes that in conflict have overcome me,
(For what is my life or any man's life but a
conflict with foes, the old, the incessant
war?)
You degradations, you tussle with passions and
appetites,
You smarts from dissatisfied friendships, (ah
wounds the sharpest of all!)
You toil of painful and choked articulations,
you meannesses,
You shallow tongue-talks at tables, (my tongue
the shallowest of any;)
You broken resolutions, you racking angers,
you smother'd ennuis!
Ah think not you finally triumph, my real self
has yet to come forth,
It shall yet march forth o'ermastering, till all lies
beneath me,
It shall yet stand up the soldier of ultimate
victory.



## آہ اے قلاشیو، نا کامیو

آہ اے قلاشیو ، ناکامیو ، رنج آفریں پس پائیو ،
آہ میرے دشمنوں ، تم نے مجھے بے بس کیا ہے معرکہ
آرائی میں ،
(کیونکہ میری یا کسی کی زندگی کیا ہے ، مگر
جنگ——پیہم اور پرانی جنگ——ایسے دشمنوں سے
معرکہ آرائیاں)
تم تنزل کیشیو ، تم خواھشوں جذبوں سے پنجہ آزما ،
تم ستم زا دوست داری سے آبھرتی رنجشو (آف زخم گہرا ہے
زمانے بھر کے زخموں سے یہی )
درد میں ڈوبی ہوئی اور گھٹتی آوازوں کی چیرہ دستیو ، تم
سفلہ پن کی یورشو ،
کھوکھلی میزوں پہ لفظی گفتگوؤ ( کھوکھلی میری جہاں
سے گفتگو )
تم شکستہ حال ارادو ، تم بھرے غصو ، سلگتی سستیو ،
آہ مت سمجھو بالاخر کامراں ہوگی تمھی ،
میری اپنی ذات بھی آئے گی اک دن سامنے ،
یہ بڑھے گی بحر و بر پر ، خشک و تر جب تک نہ ہوں
زیر نگیں ،
یہ اُٹھے گی اک سپاھی بن کے جس کو فتح ہوگی آخری ۔

## واسطے

وہ ریاست ھائے متحدہ سے آٹھیں گے ضرور ،
وہ خبر لائیں گے علم الجسم کی ، فطرت کی ، خوش باشی کی
اور آئین کی ،
وہ کریں گے شرح جمہوریت اور دنیا کی بات ،
وہ بہت حساس ہوں گے اور صحت مند اور عاشق مزاج ،
وہ مکمل مرد و زن ہوں گے ، گٹھلیے اور ملائم جسم والے
جو پئیں گے سرد پانی اور جن کا خون ہوگا سرخ و صاف،
وہ نہایت لطف لیں گے مادیت کے عہد کا اور اُس کی مصنوعات
کا اور وہ شکا گو کے عظیم اور شان والے شہر میں کھانے
کی چیزوں ، بکھرے ڈھیروں اور گائے کے فراواں گوشت
کے منظر سے خوش ہوں گے بہت ،
وہ کریں گے تربیت اپنی عوام الناس میں جا کر ، مقرر بننے
کی دھن میں ، وہ کریں گے تند و شیریں گفتگو بھی ،
زندگی سے ان کی حاصل ہوں گی نظمیں اور نظموں
کا مواد ،
وہ بڑے صناع ہوں گے راز جو بھی ، جن کی اپنی ذات اور
اعمال سے آٹھیں گے پیغمبر صحیفوں کے لیے ،
ان صحیفوں میں بہم ہوں گے انوکھی وضع والے ، واقعات
اور باز نظری کے جہاں ، جانور ، اشجار ، بحر بے کراں
سب آئیں گے ،
موت ، مستقبل ، عقیدہ—جو آتا نہیں ، سب ان صحیفوں میں
بیاں ہو جائیں گے -



## MEDIUMS

They shall arise in the States,
They shall report Nature, laws, physiology, and
happiness,
They shall illustrate Democracy and the kosmos,
They shall be alimentive, amative, perceptive,
They shall be complete women and men, their
pose brawny and supple, their drink water,
their blood clean and clear,
They shall fully enjoy materialism and the sight
of product, they shall enjoy the sight of the
beef, lumber, bread-stuffs, of Chicago the
great city,
They shall train themselves to go in public to
become orators and oratresses,
Strong and sweet shall their tongues be, poems
and materials of poems shall come from
their lives, they shall be makers and finders,
Of them and of their works shall emerge divine
conveyers, to convey gospels,
Characters, events, retrospections, shall be
convey'd in gospels, trees, animals, waters,
shall be convey'd,
Death, the future, the invisible faith, shall all
be convey'd.

## WEAVE IN, MY HARDY LIFE

Weave in, weave in, my hardy life,
Weave yet a soldier strong and full for great
campaigns to come,
Weave in red blood, weave sinews in like ropes,
the senses, sight weave in,
Weave lasting sure, weave day and night the
weft, the warp, incessant weave, tire not,
(We know not what the use O life, nor know
the aim, the end, nor really aught we know,
But know the work, the need goes on and shall
go on, the death-envelop'd march of peace
as well as war goes on,)
For great campaigns of peace the same the wiry
threads to weave,
We know not why or what, yet weave, forever
weave.



## کام کر میری محنت بھری زندگی

کام کر کام کر میری محنت بھری زندگی ،
مجھ میں تخلیق کر اک تنو مند بھرپور سرھنگ جو آنے والی
سھموں کے قابل بنے ،
میری رگ رگ میں دوڑا لہو سرخ ، پٹھوں کو رسوں
کے مانند کر ، میرے ادراک کو ، قوت دید کو اور
مضبوط کر ،
غیرفانی یقیں بخش ، دن رات کے جال بن ، ان گنت گردشیں ،
ان سے تھکنا نہیں ،
(کیا خبر تیرا مصرف ھے کیا زندگی ، ھم کو معلوم مقصد
نہ انجام ھی ، جاننا بھی انھیں کچھ ضروری نہیں ،
پھر بھی کام اور اس کی ضرورت کو پہچانتے ھیں ، وہ جاری
رھے گا ، فنا میں گھرا کوچ ، وہ امن کے واسطے ھو کہ
جنگوں کی خاطر ھو ، جاری رھے گا)
امن کی ھر سھم کے لیے بھی وھی آھنی تانا بانا لگانا
پڑے گا ،
ھم نہیں جانتے کس لیے اور کیا ، پھر بھی دائم اسی ڈھنگ
پر کام کر -

# بیتی جنگ کے خواب

آدھی رات کو خواب میں ، دکھیا چہروں کو ،
جاں لیوا زخموں کو پانے والوں کی اولیں صورت کو (وہ
صورت جس کا بیاں ناممکن ہے)
پھیلی ہوئی بانہوں والے چت لیٹے ہوئے مردوں کو ،
میں دیکھتا ہوں ، میں پیہم خواب میں دیکھتا ہوں -

فطرت کے ، میدانوں کے ، کہساروں کے مناظر کو ،
طوفان کے بعد حسیں افلاک کو ، غیر ارضی تابندگی والے
رات کے چاند کو ،
جو نرمی سے چمکتا ہے ، اس خاک کی سمت چمکتا ہے ، ہم
جس میں خندقیں کھودتے ہیں ، ڈھیروں کو فراہم
کرتے ہیں ،
میں دیکھتا ہوں ، میں پیہم خواب میں دیکھتا ہوں -

مدت ہوئی ان کو بیتے ہوئے ، اُن چہروں ، خندقوں اور
میدانوں کو ،
جب قتل و غارت کی دنیا میں سنگ دلی سے پھرتا تھا ، یا
دور چلا جاتا تھا گھائل ہونے والوں سے ،
اس وقت میں اُن کو چھوڑ کے آگے نکل جاتا تھا—لیکن رات
کواب ان کی صورتوں کو ،
میں دیکھتا ہوں ، میں پیہم خواب میں دیکھتا ہوں -



# OLD WAR-DRkAMS

In midnight sleep of many a face of anguish,
Of the look at first of the mortally wounded,
(of that indescribable look,)
Of the dead on their backs with arms extended wide,
I dream, I dream, I dream.

Of scenes of Nature, fields and mountains,
Of skies so beauteous after a storm, and at night the moon so unearthly bright,
Shining sweetly, shining down, where we dig the trenches and gather the heaps,
I dream, I dream, I dream.

Long have they pass'd, faces and trenches and fields,
Where through the carnage I moved with a callous composure, or away from the fallen,
Onward I sped at the time—but now of their forms at night,
I dream, I dream, I dream.

## نتھری ہوئی رات

یہ ہے تیرا وقت میری آتما ،
لفظ و معنی کی حدوں سے دور آزادانہ تو اُڑتی ہوئی ،
دور فن سے اور کتابوں سے پرے ، دن مٹ گیا اور ہوچکا
آخر سبق ،
تو اُبھرتی ہے برابر خامشی سے دیکھتی اور غور کرتی
اُن مضامیں پر کہ ہیں تیرے لیے وہ دل پسند ،
رات ، نندیا ، موت ، تاروں کا فسوں -



## A CLEAR MIDNIGHT

This is thy hour O Soul, thy free flight into the wordless,
Away from books, away from art, the day erased, the lesson done,
Thee fully forth emerging, silent, gazing, pondering the themes thou lovest best,
Night, sleep, death and the stars.

## وقت جوں جوں لا رہا ہے

وقت جوں جوں لا رہا ہے اک گھنا گہرا سیہ بادل قریب ،
ایک خدشہ جس کے اُس جانب نہ جانے کیا ہے مجھ پر چھا
رہا ہے پے بہ پے۔

اب چلا جاؤں گا میں ،
اور ریاست ہائے متحدہ میں گھوموں گا ، مگر کب تک ؟
کہاں ؟ معلوم کیا ؟
شاید اک دن یا کسی شب جب کہ میں نغمہ سرا ہوں میری
آواز ایک دم کھو جائے گی ۔

اے کتابو ، میرے نغمو! کیا ہر اک شے کا یہی انجام ہے ؟
کیا فقط اپنے اسی آغاز پر پہنچیں گے ہم——؟اور کیا یہی
کافی ہے میری آتما ؟
بالیقیں اے آتما اُبھرے ہیں ہم—کافی ہے یہ ۔



## AS THE TIME DRAWS NIGH

As the time draws nigh glooming a cloud,
A dread beyond of I know not what darkens
me.

I shall go forth,
I shall traverse the States awhile, but I cannot
tell whither or how long,
Perhaps soon some day or night while I am
singing my voice will suddenly cease.

O book, O chants ! must all then amount to but
this ?
Must we barely arrive at this beginning of
us ?——and yet it is enough, O soul ;
O soul, we have positively appear'd—that is
enough.

## اے کنارے الوداع

اے کنارے الوداع ،
اے زمیں اور زندگی اب الوداع ،
اب مسافر ان سے رخصت (اور بھی سامان ہیں تیرے لیے)
تو بہت عرصہ سمندر پر مہموں میں رہا ،
چوکسی سے گھومتا ، نقشوں کو ہردم دیکھتا ،
اپنی بندرگاہ پر آکر ٹھہرتا اور رسے باندھتا ،
اب مگر اپنی ہی پرورده ، چھپی خواهش کا کہنا مان لے ،
دوستوں سے ہم بغل ہو ، چھوڑ سب کچھ جوں کا توں ،
آکے بندرگاہ پر گرہیں لگانے سے گزر ،
اپنے بے پایاں سفر پر بوڑھے مانجھی اب نکل ۔



## NOW FINALE TO THE SHORE

Now finale to the shore,
Now land and life finale and farewell,
Now Voyager depart, (much, much for thee is
yet in store,)
Often enough hast thou adventur'd o'er the seas,
Cautiously cruising, studying the charts,
Duly again to port and hawser's tie returning;
But now obey thy cherish'd secret wish,
Embrace thy friends, leave all in order,
To port and hawser's tie no more returning,
Depart upon thy endless cruise old Sailor.

## بہادر ترین سپاھی

بہادر—بڑے ھی بہادر وہ تھے (جن کا نام آج معروف ھے) جو
پلٹ آئے تھے جنگ سے جیتے جی ،
مگر سب سے بڑھ کر بہادر صفیں چیرتے، چڑھ گئے، غیر معروف،
گمنام ھی -



## THE BRAVEST SOLDIERS

Brave, brave were the soldiers (high named to-
day) who lived through the fight ;
But the bravest press'd to the front and fell,
unnamed, unknown.

## جب دن کی چمک مٹ جاتی ھے

جب دن کی چمک مٹ جاتی ھے ،
شب کی گہری تاریکی تارے دکھاتی ھے ،
شاھانه ارگن کے ھنگامے ، یا مکھتال په یا سارے سازوں
پر خاموشی چھا جاتی ھے ،
چپکے سے آس دم روح مری اک سچا نغمه گاتی ھے -



## AFTER THE DAZZLE OF DAY

After the dazzle of day is gone,
Only the dark, dark night shows to my eyes the stars ;
After the clangor of organ majestic, or chorus, or perfect band,
Silent, athwart my soul, moves the symphony true.

## بہت جلد سرما کو ہوگی شکست

بہت جلد سرما کو ہوگی شکست ،
بہت جلد کھل جائیں گی برف کی رسیاں اور بہ جائیں گی——
اک ذرا دیر میں ،
ہواؤں کا ، مٹی کا ، لہروں کا پھیلاؤ نرمی کے ، روئیدگی
کے ، بہاروں کے سانچے میں ڈھل جائے گا —— ان گنت
صورتیں زندہ ہوں‌گی
انہی مردہ مٹی کے ڈھیلوں ، انہی یخ زدہ گہری قبروں کی
پہنائی سے ،
وهی کان ، آنکھیں —— سب اوصاف تیرے —— جنھیں فطرتی
حسن کی بارگہ میں ہے اذن سماعت ،
اٹھیں گے ، سما جائیں گے تیری نظروں میں چمکیں‌گے سادہ
تماشے زمیں کے نزاکت بھرے معجزے ،
وہ دا نتیلے پتوں میں غنچے ، تپتیا ، زمرد سا سبزہ ، شگوفے ،
وہ پہلی مہک ،
وہ پیروں تلے گھاس ، وہ بید مجنوں کی زردی ملی سبز رنگت ،
وہ آلوچوں شہ دانوں پر پھول آنے سے جوبن ،
وہ ان سب کے ہمراہ لال اور اگن اور پھدکی —— سناتے ہوئے
اپنے گیت —— اور ان میں پھدکتی ہوئی نیلی چڑیا ،
یہ کھیل اپنے دامن میں لاتا ہے ہر سال ایسے ہی منظر حسیں ۔



## SOON SHALL THE WINTER'S FOIL BE HERE

Soon shall the winter's foil be here ;
Soon shall these icy ligatures unbind and melt—
A little while,
And air, soil, wave, suffused shall be in softness, bloom and growth—a thousand forms shall rise
From these dead clods and chills as from low burial graves.
Thine eyes, ears——all thy best attributes—all that takes cognizance of natural beauty,
Shall wake and fill. Thou shalt perceive the simple shows, the delicate miracles of earth,
Dandelions, clover, the emerald grass, the early scents and flowers,
The arbutus under foot, the willow's yellow-green, the blossoming plum and cherry ;
With these the robin, lark and thrush, singing their song—the flitting bluebird ;
For such the scenes the annual play brings on.

۱۳۵

## قوی تر سبق

انہی سے سبق تونے حاصل کیے کیا جنھوں نے ہمیشہ سراہا تجھے
محبت سے جو پیش آتے رہے اور نہ جو تیری رہ کی رکاوٹ بنے
نہ کوئی سبق تونے اُن سے لیا کیا ہمیشہ جو دھتکارتے ہیں تجھے
مقابل میں جو تیرے آتے ہیں یا جو حقارت سے رکھتے ہیں تجھ کو پرے
ترے ساتھ یا مل کے دو گام چلنا بھی جھگڑے کا باعث ہے جن کے لیے

134

## STRONGER LESSONS

Have you learn'd lessons only of those who admired you, and were tender with you, and stood aside for you?

Have you not learn'd great lessons from those who reject you, and brace themselves against you? or who treat you with contempt, or dispute the passage with you?

## جھٹپٹا

نرم عشرت کیش ، خواب آلود سایوں کا جہاں
مہر عالم تاب ڈوبا ، آرزو زا روشنی گم ہوگئی
(میں بھی جلدی ھی کہیں چھپ جاؤں گا کھویا ہوا)
دھند ، نروان اور سکون اور رات ، گمنامی کا غار



## TWILIGHT

The soft voluptuous opiate shades,
The sun just gone, the eager light dispell'd—(I
too will soon be gone, dispell'd,)
A haze—nirwana—rest and night—oblivion.

## اخری قطرے

کہاں سے آتے ہو اور کیوں تم ؟

کہاں سے آئے ہمیں خبر کیا (جواب یہ تھا)
ہمیں خبر ہے تو یہ کہ ہم دوسروں کے ہمرہ سرک رہے ہیں ،
رکے تھے اور پیچھے رہ گئے تھے ـــــ مگر کسی طور پھر اڑے
اور اب یہاں ہیں ،
گزرتی بارش کے آخری چند قطرے بن کے -



## LINGERING LAST DROPS

And whence and why come you ?

We know not whence, (was the answer,)
We only know that we drift here with the rest,
That we linger'd and lagg'd—but were wafted at
last, and are now here,
To make the passing shower's concluding drops.

## SOUNDS OF THE WINTER

Sounds of the winter too,
Sunshine upon the mountains—many a distant srain
From cheery railroad train—from nearer field, barn, house,
The whispering air—even the mute crops, garner'd apples, corn,
Children's and women's tones—rhythm of many a farmer and of flail,
An old man's garrulous lips among the rest,
*Think not we give out yet,*
*Forth from these snowy hairs we keep up yet the lilt.*



## زمستاں کی صدائیں

یہ صدائیں زمستاں کی آمد کی ہیں ،
دھوپ اب کوھساروں پہ جمنے لگی •
دور نغمے —— چھکتی ہوئی ریل کے ،
پاس کھلیان میں ، کھیت میں ، گھر میں سرگوشیاں کرتی بہتی ہوا ،
گنگ فصلوں سے ، غلے سے ، سیبوں کے انبار سے ،
عورتوں اور بچوں کی باتیں حسیں —— موگری کے دھماکوں میں ، دھقان میں ربط باھم کا اک خوش مزہ سلسلہ ،
ان میں ھلتے ہوئے لاف زن ہونٹ مرد کہن سال کے ،
یہ نہ جانو کہ ہم چھوڑ دیں گے ابھی ، اپنے برفیلے بالوں سے پھوٹیں گے نغمے حسیں ۔

## WHEN THE FULL-GROWN POET CAME

When the full-grown poet came,
Out spake pleased Nature (the round impassive globe, with all its shows of day and night,) saying, *He is mine ;*
But out spake too the Soul of man, proud, jealous and unreconciled, *Nay he is mine alone ;*
—Then the full-grown poet stood between the two, and took each by the hand ;
And to-day and ever so stands, as blender, uniter, tightly holding hands,
Which he will never release until he reconciles the two,
And wholly and joyously blends them.



## جب کوئی بڑا شاعر

جب کوئی بڑا شاعر نغمہ زن ہوا آکر ،
کھل کھلا اٹھی فطرت (گول اور بے حس سا یہ کرہ کہ جس پر ہے رات دن کا ھنگامہ) ”یہ نقیب میرا ہے“
نعرہ زن ہوئی لیکن روح آدمی کی بھی ، جو غرور کا پتلا ، حاسد اور خود سر ہے ”یہ حبیب میرا ہے اور صرف میرا ہے“
پھر وھی بڑا شاعر ھاتھ دونوں کے تھامے درمیان میں آیا ،
آج اور ھمیشہ ھی وہ کھڑا رہے گا یوں جوڑتا ملاتا اور متحد انھیں کرتا ،
وہ نہ ان کو چھوڑے گا ایک دوسرے سے یہ جب تلک نہ گھل مل جائیں ،
اور خوشی کے سانچے میں سر بہ سر نہ ڈھل ھی جائیں ۔

## GRAND IS THE SEEN

Grand is the seen, the light, to me—grand are
the sky and stars,
Grand is the earth, and grand are lasting time
and space,
And grand their laws, so multiform, puzzling,
evolutionary;
But grander far the unseen soul of me, compre-
hending, endowing all those,
Lighting the light, the sky and stars, delving the
earth, sailing the sea,
(What were all those, indeed, without thee,
unseen soul? of what amount without thee?)
More evolutionary, vast, puzzling, O my soul!
More multiform far—more lasting thou than
they.



## عظیم ہے جس کو آنکھ دیکھے

عظیم ہے جس کو آنکھ دیکھے ، عظیم ہے روشنی کا منظر ——
عظیم ہے آسماں ، ستارے ،
عظیم ھی یہ زمین بھی ہے ، عظیم اسٹ وقت اور خلا بھی ،
عظیم آئین ان سے وابستہ مختلف صورتوں میں ، اُلجھن میں
ڈالنے والے ، انکشافات کرنے والے ،
کہیں زیادہ عظیم ان سے مگر ہے نادیدہ روح میری ،
ھر اک کو گھیرے میں لینے والی ، عطا کی مظہر ،
کرے منور جو روشنی کو ، فلک کو ، تاروں کو اور
کھودے زمیں کو ، تیرے سمندروں پر
(یہ کیا تھے تیرے بغیر نادیدہ روح اور کیا تھی ان کی
وقعت ؟)
کہیں زیادہ وسیع ، کاشف اور اُلجھی نادیدہ روح ہے تو ،
کہیں زیادہ ھیں تیرے پہلو —— کہیں زیادہ ہے دیرپا تو ۔

## UNSEEN BUDS

Unseen buds, infinite, hidden well,
Under the snow and ice, under the darkness, in every square or cubic inch,
Germinal, exquisite, in delicate lace, microscopic, unborn,
Like babes in wombs, latent, folded, compact, sleeping ;
Billions of billions, and trillions of trillions of them waiting,
(On earth and in the sea—the universe—the stars there in the heavens,)
Urging slowly, surely forward, forming endless,
And waiting ever more, forever more behind.



## غنچے نا دیدہ

غنچے نادیدہ ، لا تعداد اور اچھی طرح سے پوشیدہ ،
برف کے نیچے ، یخ کے نیچے ، گہری تاریکی کے نیچے ،
ایک مکعب انچ ، مربع انچ ، جہاں بھی جتنی جگہ ہو ،
پھوٹنے والے ، پاکیزہ سے ، نازک گوٹا کناری ایسے ،
بے حد ننھے ، ناپیدا سے ، ماں کے پیٹ میں بچے جیسے ،
آنکھ سے اوجھل ، تہ در تہ ، یکسر پیوستہ ، خوابیدہ ،
لاکھوں بلکہ کروڑوں اربوں چشم بہ رہ ہیں ،
(روئے زمیں پر ، بحر کے اندر — کرۂ ارض پہ اور گردوں کے تاروں میں)
نرمی سے مصروف تقاضا اور یقیناً آگے بڑھتے ، لامتناھی سی صورت میں ،
اور ھمیشہ چشم بہ رہ ھیں آن سے زیادہ جو پیچھے ھیں ۔

## GOOD-BYE MY FANCY

Good-bye my fancy !
Farewell dear mate, dear love !
I'm going away, I know not where,
Or to what fortune, or whether I may ever see
you again,
So Good-bye my Fancy.

Now for my last—let me look back a moment ;
The slower fainter ticking of the clock is in me,
Exit, nightfall, and soon the heart-thud stoop-
ing.

Long have we lived, joy'd, caress'd together ;
Delightful !—now separation—Good-bye my
Fancy.

Yet let me not be too hasty,
Long indeed have we lived, slept, filter'd,
become really blended into one ;
Then if we die together, (yes, we'll remain one,)
If we go anywhere we'll go together to meet
what happens,
May-be we'll be better off and blither, and learn
something,
May-be it is yourself now really ushering me to
the true songs, (who hnows ?)
May-be it is you the mortal knob really undoing,
turning—so now finally,
Good-bye—and hail ! my Fancy.



## صنم خیال اب الوداع

صنم خیال اب الوداع ،
اے مرے حبیب اے میری جان اب الوداع ،
میں چلا ہوں دور مگر کہاں ؟ یہ خبر نہیں ،
نہ یہی خبر کہ مرے نصیب میں اب ہے کیا؟ مجھے مل سکے
گا کبھی دوبارہ بھی تو کہیں ،
اسی واسطے صنم خیال اب الوداع -

یہ ہے وقت آخری دیکھنے دے بس ایک پل کے لیے پلٹ
کے نگاہ کو ،
وہ نحیف و سست ہوئی ہے نبض کہ اب گماں بھی نہیں مجھے ،
وہ رکی ، وہ پھیلی سیاہیاں ، وہ دھڑکتا دل بھی قریب ہے نہ
دھڑک سکے ،
رہے ہم بہم بڑی دیر تک ، بڑے لطف سے بڑے پیار سے ،
وہ مسرتیں ، ـــ یہ جدائیاں ـــ صنم خیال اب الوداع -

مگر اس قدر بھی نہ جلد بازی سے مجھ کو رابطہ چاہیے ،
نہیں اس میں شک رہے مدتوں ہی اکٹھے لیٹتے ، گھومتے ،
یوں گھلے ملے کہ بس ایک شے ہی تھے ہو گئے ،
اب اگر مریں تو اکٹھے ہی (کہ رہیں گے ایسے ہی ایک ہم)
اور اگر چلیں بھی کہیں تو مل کے چلیں کہ یوں ہی نپٹ
سکیں گے کسی سے ہم ،
یہ عجب نہیں کہ اسی میں بہتری اور خوشی ہو زیادہ تر ،
ہمیں سیکھنا ہو کچھ اور بھی ،

یہ عجب نہیں کہ اسی طرح مجھے روح نغمہ و شعر سے تو
ملا رہا ہو (کسے خبر؟)
یہ عجب نہیں جو فنا کے پیچ گھما رہا ہے، پھرا رہا ہے وہ
تو ہی ہو صنم خیال، اب آخری ہے یہ الوداع،
صنم خیال اب الوداع۔



# ضمیمہ

| صفحہ | پہلے مصرعے کے ارکان |
|---|---|
| ۳ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۵ | فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن |
| ۷ | مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن |
| ۹ | فعلن فعولن |
| ۱۳ | فعلن فعلن فاعلن فعلن فعلن فاعلن |
| ۱۷ | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن |
| ۱۹ | مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن |
| ۲۱ | مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن |
| ۲۳ | فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن |
| ۲۵ | فعلن فعلن فعلن |
| ۲۹ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن |
| ۳۱ | فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فع |
| ۳۳ | فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعل |
| ۳۵ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع |
| ۳۷ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن |
| ۳۹ | مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن |
| ۴۱ | مفاعلین مفاعلین |
| ۴۳ | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان |

| صفحہ | پہلے مصرعے کے ارکان |
|---|---|
| ۴۵ | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن |
| ۴۷ | فعولن فعولن فعولن فعل |
| ۴۹ | فعلن فعولن |
| ۵۱ | مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن |
| ۵۳ | فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۵۷ | مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن |
| ۵۹ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات |
| ۶۱ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۶۳ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات |
| ۶۵ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلن |
| ۶۷ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۷۳ | فعولن فعولن فعولن فعل |
| ۷۵ | فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن |
| ۷۷ | فاعلاتن فاعلات |
| ۷۹ | مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن |
| ۸۱ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع |
| ۸۳ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۸۷ | مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن |
| ۹۱ | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن |
| ۹۳ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع |
| ۹۵ | فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۹۷ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۹۹ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلن |
| ۱۰۱ | مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن |





| صفحہ | پہلے مصرعے کے ارکان |
|---|---|
| ۱۰۳ | مفعول مفاعیلن فعلن مفعول مفاعیلن فعلن مفعول مفاعیلن فعلن (فعلن کو بارہ مرتبہ دہرانے سے بھی اس کا وزن بنتا ہے) |
| ۱۰۵ | فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعل |
| ۱۰۷ | فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۱۰۹ | فعلن فعلن فعلن فع |
| ۱۱۱ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۱۱۵ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن |
| ۱۱۷ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات |
| ۱۱۹ | فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن |
| ۱۲۱ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع |
| ۱۲۳ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلن |
| ۱۲۵ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات |
| ۱۲۷ | فاعلاتن فاعلات |
| ۱۲۹ | فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعل |
| ۱۳۱ | فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۱۳۳ | فعولن فعولن فعولن فعل |
| ۱۳۵ | فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعل |
| ۱۳۷ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن |
| ۱۳۹ | فعول فعلن فعول فعلن |
| ۱۴۱ | فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن |

| صفحہ | پہلے مصرعے کے ارکان |
| --- | --- |
| ۱۴۳ | فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن |
| ۱۴۵ | فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن |
| ۱۴۷ | فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن |
| ۱۴۹ | متفاعلن متفاعلان |


# موسسۂ فرینکلن کی چند مطبوعات

(مذہب، اسلامیات تعلیم، سائنس، فلسفہ، تاریخ)

موسسہ مطبوعات فرینکلن غیر تجارتی ادارہ ہے - اسکا کام خود کتابیں چھاپنا اور فروخت کرنا نہیں - البتہ یہ ادارہ اچھی انگریزی کتابوں کے اردو تراجم شائع کرنے میں پاکستانی ناشرین کی مدد ضرور کرتا ہے - یہ اشتہار اور فروخت کا انتظام بھی صرف معاون ناشرین کی حوصلہ افزائی اور فائدے کے لئے ہے کیونکہ اسطرح شائقین کتب کو بہ سہولت ایک ہی مرکز سے ہمارے سب معاون ناشروں کی کتابیں مل جاتی ہیں - اس فروخت کی پوری آمدنی آخرکار ناشروں ہی کو منتقل کر دی جاتی ہے -

## مذہب

**خدا ہمارے ساتھ ہے**

تصنیف : اے - کریسی ماریسن
ترجمہ : مولانا صلاح الدین احمد

مشہور سائنس دان جولین ہکسلے نے ایک کتاب لکھی تھی "انسان کائنات میں تنہا ہے" یہ کتاب اس کا مدلّل جواب ہے جس میں ایک سائنس دان نے دوسرے سائنس دان کو بتایا ہے کہ خدا ہر دم انسان کے ساتھ ہے -

صفحات ۲۰۲ قیمت : ایک روپیہ پچیس پیسے

## اسلامیات

**اسلام — صراطِ مستقیم**

تالیف : کینتھ مورگن
ترجمہ : غلام رسول مہر

مختلف اسلامی ممالک کے گیارہ علماء کے مقالات - ان میں قرآن، سنت، شریعت، تصوّف، تاریخ اور ثقافت کے علاوہ مسلمانوں کے موجودہ انفرادی و اجتماعی مسائل پر عالمانہ تبصرے کیے گئے ہیں -

صفحات ۵۹۴ قیمت : بارہ روپے

مؤسّسۂ مطبوعاتِ فرینکلن، پوسٹ بکس ۳۶۹، لاہور

## جزیہ اور اسلام

تصنیف : ڈینیل سی ۔ ڈینیٹ
ترجمہ : غلام رسول مہر

یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے جس میں مستند تاریخی دستاویزوں کے حوالوں سے ابتدائی دورِ اسلام کے صحت سند اقتصادی نظام اور مفتوحین سے مسلمانوں کے منصفانہ برتاؤ پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ مضبوط جلد ، خوبصورت ٹائپ کی طباعت ۔

صفحات ۲۰۷ قیمت : دس روپے

## اسلام میں قانون جنگ و صلح (طبع دوم)

تصنیف : مجید خدوری
ترجمہ : غلام رسول مہر

عراق کے مسیحی محقق ڈاکٹر مجید خدوری نے اس کتاب میں اسلام اور اس کے قانونِ جنگ و صلح پر اہلِ مغرب کے بعض الزامات کی پُرزور تردید کے علاوہ شریعتِ اسلامیہ پر صحیح رائے قائم کرنے میں ان کی رہنمائی کی ہے ۔ صفحات ۴۱۶ قیمت : نو روپے

## اسلامی مملکت و حکومت کے بنیادی اصول

تصنیف : محمد اسد
ترجمہ : غلام رسول مہر

اس پر سب متفق ہیں کہ اسلامی ممالک ، مثلاً پاکستان کا دستور اسلامی ہونا چاہیے ۔ اسلامی دستور کیا ہے ؟ اس کتاب میں اس سوال کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے ۔ عمدہ کاغذ ، ٹائپ کی طباعت ۔ صفحات ۱۷۲ قیمت : آٹھ روپے





# تاریخ

## انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم (تین جلدوں میں)

تالیف : ولیم ایل ۔ لینگر
ترجمہ و اضافہ : غلام رسول مہر

اس مستند تالیف میں مختلف قوموں ، ملکوں ، تحریکوں وغیرہ کی مختصر مگر جامع تاریخ بسہولت مل سکتی ہے ۔ جلد اول تاریخِ اسلام پر مشتمل ہے ۔ متعدد نقشے اور خاکے ۔

جلد اول صفحات ۳۶۶ قیمت : بارہ روپے
جلد دوم صفحات ۵۰۰ قیمت : بارہ روپے
جلد سوم صفحات ۵۸۵ قیمت : چودہ روپے

## تاتاریوں کی یلغار

تصنیف : ہیرلڈلیم
ترجمہ : عزیز احمد

وحشی تاتاری سواروں کی زندگی گھوڑوں کی پشت پر گزرتی تھی ۔ یہ کتاب ان کی دلچسپ اور ولولہ انگیز تاریخ ہے ۔

صفحات ۴۰۰ قیمت : بارہ روپے

## تاریخ شام

تصنیف : فلپ کے ۔ حتی
ترجمہ : غلام رسول مہر

صفحات ۵۹۱ قیمت : اکیس روپے

## تاریخ لبنان

تصنیف . فلپ کے ۔ حتی
ترجمہ : غلام رسول مہر

صفحات ۵۰۳ قیمت : پندرہ روپے

مؤسسۂ مطبوعاتِ فرینکلن ، پوسٹ بکس ۳۶۹ ، لاہور

## جنگ — میکیاولی سے ہٹلر تک

**تصنیف : ایڈورڈ میڈ ارل**

**ترجمہ : بریگیڈئیر گلزار احمد**

شاید ہی کوئی دوسری کتاب جدید جنگی مسائل پر ایسی دوررس اور سیر حاصل بحث کرتی ہو جیسی اس کتاب میں جنگی داؤ پیچ کے بیس عظیم ترین ماہروں اور مؤرخوں نے پیش کی ہے ۔ جنگ کے بے شمار شعبوں ........ نقل و حمل ، حملہ و دفاع ، اقتصادیات ، سیاست ، بری ، بحری و ہوائی جنگ کی ہمہ گیر تصویر ۔

صفحات ۳۶۷ قیمت : نو روپے

## عظیم علمائے نفسیات

**تصنیف : ایس ۔ سٹینز فیلڈ سارجنٹ**

**ترجمہ : پروفیسر عبدالمجید قریشی**

مغرب کے مشہور ماہرین نفسیات کے نظریات ، انکشافات اور تجربات پر سیر حاصل بحث ۔

صفحات ۶۰۰ قیمت : بارہ روپے

## بابر (شیر ببر)

**تصنیف : ہیرلڈلیم**

**ترجمہ : سید ہاشمی فرید آبادی**

مشہور مصنف ہیرلڈلیم تاریخ کو افسانوی انداز میں پیش کرتا ہے لیکن اس کی صداقت میں فرق نہیں آنے دیتا ۔ بابر کی اس مستند سوانح عمری میں بھی ناول کی سی دلفریبی ہے ۔

صفحات ۲۸۴ قیمت : آٹھ روپے





## سلیمان عالیشان (طبع دوم)

**تصنیف : ہیرلڈلیم**

**ترجمہ : اختر عزیز احمد**

ترکی کا یہ عظیم سلطان بڑا جرنیل اور عالیشان حکمران بھی تھا ۔ وہ میدان جنگ میں کیا تھا اور حرم کی دیواروں کے پیچھے کیا ؟ اس کا جواب اس تصنیف میں ملتا ہے ۔

صفحات ۵۲۰ قیمت : نو روپے پچاس پیسے

## نور محل (طبع دوم)

**تصنیف : ہیرلڈلیم**

**ترجمہ : شبلی ایم ۔ کام و حکیم حبیب اشعر**

وہ حسین و جمیل ایرانی لڑکی جو صحرا میں پیدا ہوئی اور سلطنت مغلیہ کے عین عروج کے زمانے میں اس کی بے تاج فرمانروا بن گئی ۔ لیکن جہانگیر کی وفات کے بعد اس پر کیا بیتی ؟ —— ایک دل‌آویز افسانوی سوانح عمری ۔

صفحات ۳۵۱ قیمت : سات روپے پچاس پیسے

## عمر خیام

**تصنیف : ہیرلڈلیم**

**ترجمہ : جمیل نقوی**

سحرانگیز رباعیات کے خالق کے حالات زندگی افسانوی اسلوب میں ۔ خیام کی ہمہ گیر شخصیت اور اس کے عہد کے تمدن کا دلآویز مرقع ۔

صفحات ۵۱۴ قیمت : دس روپے

## ادمی کی انسانیت

**تصنیف : رالف بارٹن پیری**

**ترجمہ : مولانا محمد بخش مسلم**

امریکا کے مشہور فلسفی نے اس کتاب میں فلسفۂ انسانیت کے مفہوم اور اہمیت پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی ہے ۔ عمدہ کاغذ اور ٹائپ میں طباعت ۔

صفحات ۲۲۸ قیمت : سات روپے پچاس پیسے

مؤسسۂ مطبوعات فرینکلن ، پوسٹ بکس ۳۶۹ ، لاہور

**بنی آدم اعضائے یکدیگراند**

تصنیف : سٹوارٹ چیس

ترجمہ : ہادی حسن

فرد اور معاشرے کے باہمی تعلق پر ایک مبسوط تبصرہ اور انسانی طرزِ عمل کے پیچیدہ اختلافات کا سادہ اور بصیرت افروز تجزیہ ۔

صفحات ۳۶۷ قیمت : دس روپے

## ناول ، افسانے اور ڈرامے

**انسانی تماشا** (طبع دوم)

تصنیف : ولیم سیروئن

ترجمہ : شفیق الرحمان

امریکا کے ناول نگاروں میں ولیم سیروئن کا مقام بہت ممتاز ہے ۔ " انسانی تماشا " اس کا شاہکار مانا جاتا ہے ۔ اس میں انسانی جذبات کے نازک اور خوشگوار پہلوؤں کو پیش کیا گیا ہے ۔

صفحات ۲۴۶ قیمت چار روپے پچاس پیسے

**شہر پناہ** (طبع دوم)

تصنیف : سٹین بک

ترجمہ : ابن انشا

جنگ میں کسی شہر پر تو قبضہ ہو سکتا ہے لیکن اہلِ شہر کے دلوں پر قبضہ کرنا اور بات ہے ۔ یہ ناول ایسے ہی دلوں کی کہانی ہے جن کی روحِ آزادی اصل " شہر پناہ " بن گئی ۔

صفحات ۳۱۸ قیمت : تین روپے پچاس پیسے

**ہمیں چراغ ہمیں پروانے**

تصنیف : ہنری جیمز

ترجمہ : قرۃ العین حیدر

اپنی قسمت کا مقابلہ کرتی ہوئی ایک نوجوان لڑکی ——یہ کردار اس ناول کا سنگِ بنیاد ہے اور اسی بنیاد پر پوری کتاب کا وسیع و رفیع محل تعمیر کیا گیا ہے ۔ ناول کے مصنف ہنری جیمز کا شمار دنیا کے عظیم ناول نگاروں میں ہوتا ہے ۔ صفحات ۵۹۲ قیمت : دس روپے





**انجان راہی** (طبع دوم)

تصنیف : جیک شیفر

ترجمہ : شان الحق حقی

یہ ناول ایک اجنبی شخصیت کا کردار اور کارنامے بیان کرتا ہے جو حق کی خاطر سینہ سپر رہا ۔ اس میں ایک طرف نوجوانوں کے لیے ذہنی و اخلاق تربیت کا سامان ہے تو دوسری طرف پختہ ذہنوں کو زندگی کے سادہ و پُرکار حوادث پر فکر کی ترغیب دیتی ہے ۔

صفحات ۱۸۸ قیمت : تین روپے پچاس پیسے

**دھوپ چھاؤں**

تصنیف : لویزا مے الکاٹ

ترجمہ : اشرف صبوحی دہلوی

یہ مصنفہ کے مشہور ناول " ننھی بیبیاں " کا دوسرا حصہ ہے ۔ اس کا تعلق بھی امریکا کے نچلے متوسط طبقے کے ایک خاندان سے ہے ۔ اس میں اس زمانے کی گھریلو زندگی کا نقشہ بڑی سادگی اور بے ساختگی سے کھینچا گیا ہے ۔

صفحات ۵۰۹ قیمت : سات روپے

**بشر ہے کیا کہیئے**

تصنیف : سنکلیئرلیوس

ترجمہ : سید عابد علی عابد

جب بیوی اپنی لغزش پر پشیمان ہو کر ، با آبرو بیاہتا زندگی کے دائرے میں واپس آنا چاہتی ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے شوہر کو بھی اسی کی طرح کوئی عورت مسخر کر چکی ہے ۔ ان کچلی ہوئی آرزوؤں کی کہانی جو چنگاریاں بن کر گھر کے امن و سکون کا خرمن جلا دیتی ہیں ۔ صفحات ۴۴۰ قیمت : چھ روپے پچاس پیسے

**ویران ہے دل**

تصنیف : ولا کیتھر

ترجمہ : قیسی رامپوری

اس رومانی ناول کا شمار امریکی ادب عالیہ میں ہوتا ہے ۔ اس میں دیہاتی ماحول کی بہترین عکاسی کی گئی ہے ۔ مطالعہ کے دوران بھولے بھالے کرداروں کے دلوں کی دھڑکنیں آپ اپنے اندر محسوس کریں گے ۔

صفحات ۳۶۲ قیمت : چھ روپے

## باید زیستن

تصنیف : ایڈتھ وارٹن

ترجمہ : محمود نظامی

ناول کی مصنفہ مسز وارٹن اپنی خود نوشت سوانح عمری میں لکھتی ہیں ''یہ ناول لکھتے وقت ہی مجھے پہلے پہل اپنی فن کارانہ صلاحیتوں کا احساس ہوا اور وہی طمانیت حاصل ہوئی جو ایک مصور کو اپنے قلم پر قدرت حاصل کر کے ہوتی ہے'' قاری کہانی کی گرفت اور پلاٹ کی صناعی سے مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

صفحات ۲۰۷ قیمت : چار روپے پچیس پیسے

## ایک حمام میں

تصنیف : بوتھ تارکنگٹن

ترجمہ : عشرت رحمانی

یہ چار ایکٹ کا طربیہ ڈراما جنگ کے بعد کے معاشرے پر ایک لطیف طنز ہے۔ تمام کردار امیر، متوسط اور غریب اپنے اپنے حلقے میں جنگ کے اثرات سے پوری طرح متاثر اور عہدِ حاضر کی تہذیب کے رنگ میں پوری طرح رچے ہوئے ہیں۔ صفحات ۲۰۷ قیمت : تین روپے

## لاکھوں کا شہر

تصنیف : او۔ ہنری

ترجمہ : ابن انشا

امریکا کے عظیم افسانہ نگار او۔ ہنری نے چھ سو سے زیادہ کہانیاں چھوڑی ہیں۔ اس مجموعے میں اس کی بیس منتخب کہانیاں شامل ہیں۔ آوارہ، بے روزگار اور فاقہ مست پارک نشینوں کی کہانیاں، جن کی زندگی ظلمات اور دل بے داغ ہیں۔ عالمی ادب کا ایک صفحۂ زرّیں۔

صفحات ۲۰۴ قیمت : چار روپے

## پاپ کی نگری

تصنیف : نتھینیل ہوتھورن

ترجمہ : سیدہ نسیم ہمدانی

بارہ افسانوں کا یہ مجموعہ دلکش و دل آویز بھی ہے اور اپنی غیر معمولی فنی گراں مائگی کے اعتبار سے نظر افروز اور فن آموز بھی۔ بلاشبہ یہ افسانے شہرۂ آفاق استادانِ فن کی نادر و بلند فکری تخلیقات کا حاصل ہیں۔ صفحات ۴۳۱ قیمت : چھ روپے

---

مؤسّسۂ مطبوعاتِ فرینکلن ۱۶۲۔ مزنگ روڈ۔ لاہور
پوسٹ بکس ۳۶۹، لاہور

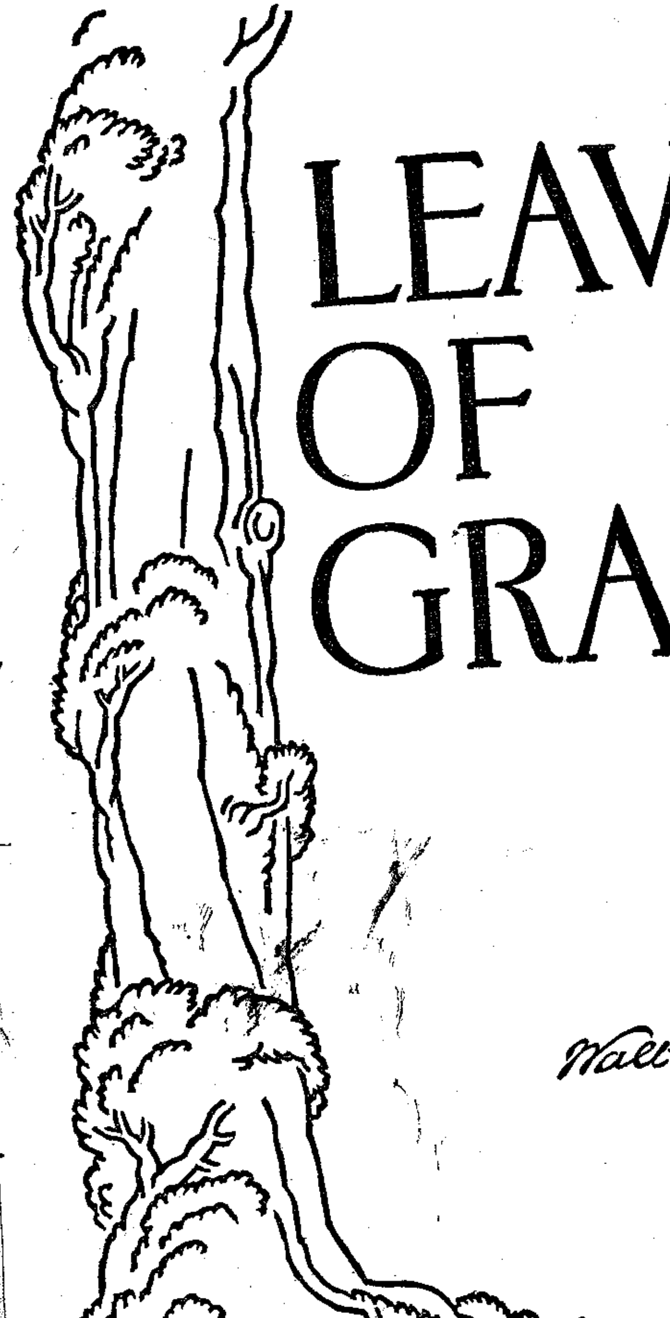

# LEAVES OF GRASS

Walt Whitman